دکنی غالب ـــــ مُلّا وجہی

(سرخیلِ دبستانِ گولکنڈہ)

مرتبہ

قیوم صادق ایم اے

پبلشر:- میسور ادبی سرکل
۱۱۴/اے- یادوگری ایکسٹنشن
وی- وی- محلہ میسور- ۲-

سول ایجنٹ:-
اردو لائبریری سنٹر
پوسٹ بکس نمبر 6557
نمبر ۷ ۳ سٹی مارکٹ بنگلور- ۲

اپنی بیوی اور عزیز دوست

شہناز کے نام

قیوم صادق

نام :۔ محمد عبدالقیوم صادق

تعلیم :۔ ایم۔اے (اردو) (مرہٹواڑہ یونیورسٹی)

مشغلہ :۔ لکچرار، صدر شعبۂ اردو، فارسی
گورنمنٹ کالج ہاسن (میسو اسٹیٹ)

وطن :۔ تعلقہ احمد پور۔ ضلع عثمان آباد۔ (مہاراشٹر)

مرتب کی دیگر کتابیں

۱) اردو ادب میں تنقید کی اہمیت
۲) اردو زبان کا مذہبی ورثہ
۳) غالب نمبر (سالنامہ الماس مہارانی کالج میسو)
۴) شعلۂ ادب
۵) نوائے ملناڈ

بارِ اول ۵۰۰

تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۷۳ء

قیمت ۸ روپے

مطبوعہ صفدری پریس اشوکہ روڈ میسور

ناشر میسور ادبی سرکل
A - 114 - یادوگری اکسٹنشن وی وی محلہ میسور۔ ۲

سول ایجنٹ :۔ اردو لائبریری سنٹر
پوسٹ بکس نمبر 6557۔ نمبر ۳۷ - سٹی مارکٹ بنگلور۔ ۲

ترتیب

پیش لفظ ـــــ پروفیسر سید مبارز الدین رفعت

دیباچہ:- دکنی غالب ملّا وجہی ـــــ قیوم صادق

پیش لفظ

پروفیسر سید مبارز الدین رفعت ایم۔اے (عثمانیہ) ایم۔اے (ناگپور) صدر شعبۂ اردو و فارسی، مہارانی کالج بنگلور

میرے نوجوان دوست اور سابق رفیق کار جناب قیوم صادق صاحب نے دکنی اردو کے عظیم المرتبت شاعر اور اردو کی اولین ادبی نثر کے خالق اسد اللہ وجہی اور موجودہ ادبی اردو کے بے نظیر شاعر اور غیر مقفی سیدھی سادی نثر کے بانی نجم الدولہ دبیر الملک نظام جنگ بہادر مرزا اسد اللہ خاں غالب کے درمیان عجیب مماثلت ڈھونڈ نکالی ہے۔ انھوں نے اسد اللہ وجہی کو دکنی اردو کا غالب قرار دیا ہے۔ یہ مماثلت انہیں اس طرح نظر آئی کہ وجہی کا نام اسد اللہ تھا اور غالب کا نام بھی اسد اللہ تھا۔ اللہ کے یہ دونوں شیر اردو میں بھی شعر کہتے تھے اور فارسی میں بھی۔ دونوں اردو میں جتنے بلند پایہ شاعر ہوئے ہیں اردو نثر لکھنے میں بھی اُن کا پایہ اتنا ہی اونچا تھا۔ دونوں اپنے اپنے رنگ کے اسالیب کے امام، موجد اور خاتم تھے۔

اسد اللہ وجہی گولکنڈے کے چوتھے قطب شاہی فرماں روا سلطان ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ ابراہیم قطب شاہ کے جانشین۔ اردو کے اولین صاحب دیوان شاعر، شہر حیدر آباد کے بانی اور دودماں قطب شاہیہ کے پانچویں فرماں روا سلطان محمد قلی قطب شاہ کے عہد میں ان کی رسائی قطب شاہی دربار تک ہو گئی۔ سلطان محمد قلی قطب شاہ خود شاعر تھا اور شاعروں کو نوازنے والا۔ دربار سے وابستہ ہونے کے بعد وجہی نے قیاساً ۵۵ سال کی عمر میں (۱۰۱۸ھ) ایک مثنوی لکھی جس کا نام "قطب مشتری" رکھا۔ قیاس ہے کہ اسمیں در پردہ سلطان محمد قلی قطب شاہ اور بھاگ متی کے عشق کی داستان بیان کی گئی ہے۔ پھر انھوں نے قیاساً بیاسی ۸۲ سال کی عمر میں دودمان قطب شاہیہ کے ساتویں فرمان روا سلطان عبد اللہ قطب شاہ کے ارشاد کی تعمیل میں (۱۰۴۵ھ) دکنی نثر میں "سب رس" لکھی۔ وجہی کا اردو کلیات ابھی تک دستیاب نہیں ہوا ہے۔ ان کا اردو کلام بس "سب رس" "قطب مشتری" اور "تاج الحقائق" میں بکھرا ہوا ہے۔ ان کے سوا کچھ منتشر کلام جیسے چند غزلیں، چند رباعیات مختلف رسالوں میں شائع ہوئی ہیں۔ وجہی کا فارسی کلیات نواب سالار جنگ مرحوم کے کتب خانہ

وجہی نے طویل عمر پائی اور چار قطب شاہی بادشاہوں کا زمانہ دیکھا اور ساتویں قطب شاہی فرماں روا سلطان عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں وفات پائی۔ ان کے سنہ وفات کا علم ابھی تک کسی ذریعہ سے نہ ہو سکا۔

سب رس کے علاوہ ایک اور کتاب "تاج الحقائق" بھی وجہی سے منسوب ہے۔ تاج الحقائق کو آج سے کئی سال پہلے ڈاکٹر سید محی الدین قادری زورؔ مرحوم وجہی کی تصنیف مان کر سلسلۂ یوسفیہ میں چھپوا چکے تھے۔ لیکن کسی وجہ سے وہ شائع نہ ہو سکی۔ حال میں ڈاکٹر نور السعید اختر نے اسے اپنے پی۔ ایچ۔ ڈی کا مقالہ قرار دے کر اسے مرتب کر کے سند حاصل کی اور اسے شائع بھی کر دیا ہے۔ میرے دوست جناب قیوم صادق کو اس کتاب کے وجہی سے منسوب کرنے میں تامل ہے۔ ان کی دلیلیں قابلِ غور ہیں۔ وہ اسے وجہ اللہ شاہ گجراتی کی تصنیف مانتے ہیں۔

وجہی اپنے دور میں "ملّا" کہلاتے تھے۔ ہمارے دور کی اردو میں "مُلّا" مذہبی علوم کے ماہر کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن دکنی اردو کے دور میں "مُلّا" کے یہ معنی نہیں لئے جاتے تھے۔ اس دور میں "ملّا" کا لقب "علامہ" کے معنوں میں استعمال کیا جاتا تھا۔ جیسے ہمارے دور میں "علامہ" کا لقب ہم شاعر مشرق کے لئے استعمال کرتے ہیں جو "ڈاکٹر" کا اردو مترادف ہے یا موجودہ اردو میں اسی "ملّا" کو ہم "مولانا" کہہ سکتے ہیں۔

اسداللہ وجہی دکنی اردو کے بہت بڑے شاعر ہیں ان کی مثنوی قطب مشتری اور ان کا بکھرا ہوا کلام اس دعوے کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

وجہی صرف بلند پایہ شاعر ہی نہیں، بلند پایہ نثر نگار بھی ہیں وجہی سے پہلے بعض بزرگوں نے اردو نثر میں کتابیں اور رسالے لکھے ہیں۔ حضرت بندگی مخدوم سید بندہ نواز گیسو درازؒ نے اب تک کی معلومات کے لحاظ سے سب سے پہلے اردو نثر میں تصنیف و تالیف کا آغاز فرمایا۔

آپ کے بعد آپ کے سلسلہ کے بزرگوں نے اردو نظم و نثر میں تصنیف و تالیف کے سلسلہ کو جاری رکھا۔ لیکن ان بزرگوں کی نثر میں علمیت تو ہے لیکن ادبیت بالکل نہیں۔ انہوں نے سیدھے سادھے انداز میں تصوف اور

عرفان کے مسائل اردو میں بیان کئے ہیں۔ لیکن جب وجہی نے "سب رس" لکھی تو اس میں پہلی بار پوری آن بان کے ساتھ ادبیت جلوہ فرما دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے ان کی اس تصنیف یعنی "سب رس" کو اردو کی اولین نثر کی کتاب ہونے کا افتخار حاصل ہوگیا ہے۔

مُلّا یا مولانا وجہی نے اپنی اس کتاب کے ذریعہ آنے والی نئی نسلوں کو متاثر کیا۔ سب رس کا اسلوب دکنی اردو کے دور کے بعد موجودہ اردو کا بھی اسلوب قرار پایا اور اس رنگ میں نثری تصانیف پیش کی جاتی رہیں۔ غالب کے دور تک وجہی کے ابتداء کئے ہوئے اسلوب ہی کی پیروی ہوتی رہی۔

نجم الدولہ اسداللہ خاں غالب کا آپ سے کیا تعارف کرایا جائے۔ وہ خود فرماتے ہیں ؎

پوچھتے ہیں وہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلاؤ کہ ہم بتلائیں کیا؟

بقول پروفیسر رشید احمد صدیقی ان کی شاعری اردو کی آبرو ہے غالب کی عظمت کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہوگی کہ آئے دن ان کی شاعری اور ان کی نثر نگاری کے کمال کے اعتراف میں کوئی نہ کوئی کتاب اور رسالوں میں کوئی نہ کوئی مضمون ضرور چھپتا ہے۔

"غالبیات" اردو ادب کا ایک مستقل موضوع بن گیا ہے غالب جتنے اونچے درجے کے شاعر ہیں اتنے ہی اونچے درجے کے نثر لکھنے والے بھی ہیں۔ جس طرح اپنی فارسی شاعری کے مقابلے میں انہیں اپنی اردو شاعری گھٹیا اور بے رنگ دکھائی دیتی تھی ویسے ہی وہ اپنی اردو نثر کو فارسی نثر کے مقابلے میں، ہیچ و پوچ جانتے تھے۔ جس طرح ان کی فارسی شاعری کو دنیا نے نہ جانا۔ اور ان کی اردو شاعری کی قدر کی، ویسے ہی ان کی فارسی نثر کو نظر انداز کیا اور ان کی اردو نثر کو

آنکھوں سے لگایا۔ غالبؔ نے جیسی نثر لکھی ان سے پہلے اردو ادب میں ایسی پُربہار سیدھی سادی نثر کہیں نظر نہیں آتی۔ وہی اس نثر کے بانی اور وہی اس کے خاتم ہیں۔ ان کے بعد بہتوں نے اس طرز کی پیروی کی لیکن ایسا پیارا اندازِ بیان کسی کو نصیب نہ ہوا۔ لیکن اس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ فارسی کے اثر کے تحت جیسی پُر تکلّف، مسجع اور مقفیٰ نثر لکھنے کا رواج چل پڑا تھا۔ غالبؔ کی بے تکلّف نثر نے اس کا جادو اتار دیا۔ اور رسمی تکلفات کی بیڑیاں اردو کے پیروں سے کاٹ کر اس کو فطری انداز پر ڈال دیا۔ سرسیدؒ کی دوربین نگاہوں نے اس طرح کی نثر کی افادیت کو سب سے پہلے بھانپا۔ سرسید ہی ہماری موجودہ علمی نثر کے بانی ہیں۔ جب غالبؔ کے خطوط کا پہلا مجموعہ "اردوئے معلّیٰ" منظرِ عام پر آیا تو سرسید نے مروج و مقبول پُرتکلّف نثر میں لکھی ہوئی اپنی کتاب "آثار الصنادید" کے پہلے ایڈیشن کی زبان بالکل ہی بدل ڈالی۔ فطری انداز، سادگی، بے تکلفی، شوخی، پاکیزہ مذاق اور روانی غالب کی نثر کی اہم خصوصیات ہیں۔ اردو نثر کا یہ انداز اور یہ اسلوب اردو ادب میں غالبؔ کا بہت بڑا عطیہ اور بڑی گراں بہا بخشش ہے۔

مجھے خوشی ہے کہ میرے نوجوان دوست جناب قیوم صادق صاحب نے قدیم اردو کے عظیم شاعر اور قدیم اردو کے اولین صاحبِ طرز نثر نگار کی ادبی خوبیوں پر قلم اٹھایا ہے۔ انہوں نے قطب مشتری، سب رس اور تاج الحقائق سے متعلق ضروری معلومات کو یکجا کر دیا ہے۔ اور سب رس میں ملّا وجہیؔ کے خطوط کی نشان دہی بھی کی ہے۔ قیوم صادق صاحب کام کرنے کا ولولہ اور امنگ رکھتے ہیں۔ خدا کرے ان کی یہ تازہ سعی اہلِ علم حضرات کے پاس مقبول ٹھہرے جو تصنیف و تالیف کا کام کرنے والوں کا سب سے بڑا صلہ ہے۔

سید مبارز الدین رفعت
پروفیسر و صدر شعبہ اردو فارسی

مہاراجی کالج بیور
۲۴ جنوری ۱۹۷۳ء

دکنی غالب — مُلّا وجہی

مُلّا وجہی کا نام اسد اللہ وجہی تھا۔ مرزا غالب کا نام بھی اسد اللہ تھا۔ اس طرح اسد اللہ اول (وجہی) جس کا مقام قدیم اردو میں وہی ہے جو اسد اللہ ثانی (غالب) کا جدید اردو میں ہے۔

ملّا وجہی فارسی، دکنی، دونوں زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ عربی زبان کا استعمال بھی نثر میں کرتے تھے۔ ایک اچھے شاعر ہونے کے علاوہ ایک بلند پایا نثر نگار بھی تھے۔ فارسی میں بھی آپ کا کلام دستیاب ہوتا ہے۔ حال ہی میں اُن کا ایک فارسی دیوان دستیاب ہوا ہے۔ مرزا غالب کی طرح اپنی فارسی دانی پر ناز تھا۔

ملّا وجہی اردو (قدیم اردو) یا دکنی کے پہلے نثر نگار ہیں۔ جن کی نثر میں مکمل کتاب "سب رس" کی شکل میں ملتی ہے۔ تحریر کا انداز افسانویت لئے ہوئے ہے۔ اردو کے انشائیہ کی پہلی شکل بھی اس میں نظر آتی ہے۔

ملّا وجہی قطب شاہی دور کا بلند پایہ اور ممتاز شاعر اور زبردست ادیب تھا۔ وجہی ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں موجود تھا (یہ قرین قیاس معلوم نہیں ہوتا) اس نے محمد قلی قطب شاہ اور عبداللہ قطب شاہ کا زمانہ بھی دیکھا۔

وجہی کو سمجھنے کے لئے قطب شاہی خاندان کا شجرہ سمجھنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ سلطان قلی قطب شاہ ۱۵۱۲ء تا ۱۵۴۳ء

۲ - جمشید قطب شاہ ۱۵۴۳ء تا ۱۵۵۰ء

۳ - سبحان قلی قطب شاہ ۱۵۵۰ء

۴ - ابراہیم قطب شاہ ۱۵۵۰ء تا ۱۵۸۰ء

۵ - محمد قلی قطب شاہ ۱۵۸۰ء تا ۱۶۱۲ء

۶ - محمد قطب شاہ ۱۶۱۲ء تا ۱۶۲۶ء

۷ - عبداللہ قطب شاہ ۱۶۲۴ء تا ۱۶۷۲ء

۸ - ابوالحسن قطب شاہ ۱۶۷۲ء تا ۱۶۸۷ء

(۱۶۸۷ء میں مغلوب ہونے کے باعث گولکنڈہ کا علاقہ مغل شہنشاہیت میں شامل ہو گیا)

ابراہیم قطب شاہ سے عبداللہ قطب شاہ تک کا عہد حکومت ۱۵۵۰ء تا ۱۶۷۲ء تک جملہ ایکسو بائیس سال ہوتے ہیں۔

ملّا وجہی کا سنہ وفات ۱۶۷۲ء ڈاکٹر سید جعفر نے اپنی کتاب دکنی رباعیات صفحہ نمبر ۸۲ پر بغیر کسی تحقیق کے لکھی ہیں۔ ہو سکتا ہے ملّا وجہی ڈیڑھ سو سال کی عمر تک زندگی پائی ہو اور ابراہیم قطب شاہ کے عہد میں کم سن ہو۔

۔ عبداللہ قطب شاہ کے عہد میں اپنی شہرۂ آفاق کتاب "سب رس" لکھی تھی۔

مرزا غالب ۸ رجب ۱۲۱۲ھ مطابق ۳۱ دسمبر ۱۷۹۷ء کو سرزمین اکبرآباد (آگرہ) میں پیدا ہوئے۔ اور وفات ۱۵ فروری ۱۸۶۹ء کو پائی۔

دکنی غالب ملّا وجہی کے تقریباً دو سو سال کے بعد مرزا غالب نے اردو دنیا میں اپنا نام رہتی دنیا تک کے لئے چھوڑا۔

دونوں ایک عہد آفریں شخصیت کے مالک تھے خدا نے انہیں ذوق سلیم اور فہم رسا کی نعمت عطا کی تھی۔ کسی نابغہ دہر میں جن صفات کا ہونا ضروری ہے وہ سب کی سب ان دونوں میں موجود تھیں۔ دونوں کے ہاں تخیل کی بلند پروازی فہم کی دراکی، عقل کی تیزی، ذہنی رسائی زبردست قوتِ اجتہاد ہے۔ معاملہ فہمی، زمانہ شناسی، فنی لطافت و پاکیزگی، حق پرستی و حقیقت پسندی ہر مرحلہ پر نظر آتی ہے۔

رزا غالب سے قبل ہی دکنی غالب ملا وجہی نے اردو خطوط کے
ونے پیش کئے تھے۔ سب رس (۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۵ء) میں تین خط اس کے
اہد ہیں۔

قطب مشتری (۱۰۱۸ ہجری مطابق ۱۶۰۹ء) ان کا ایک ایسا شعری
رنامہ ہے جس کو مثنوی کی تاریخ میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔

دکنی غالب کا کلام سب رس، اور قطب مشتری میں اشعار، رباعیات
ند غزلوں کی صورت میں دستیاب ہوتا ہے بہت سا کلام دستیاب ہونا باقی ہے
س مقالہ میں نظم و نثر کی چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔ سب رس اور
طب مشتری میں جتنا کلام دستیاب ہوا ہے پیش خدمت ہے۔

ملا وجہی کی تیسری کتاب تاج الحقایق کے بارے میں شک
شبہ کا اظہار ابھی تک باقی ہے کہ آیا یہ ملا وجہی ہی کی کتاب ہے یا کسی اور کی۔
س کے باوجود تاج الحقایق کی چند جھلکیاں پیش کی جارہی ہیں۔

گارساں دتاسی نے اپنی کتاب "خطبات گارساں دتاسی"
ص ۱۵۹ میں وجہی کی ایک اور تصنیف قصہ ماہ سیما و پری رخ کا ذکر بھی کیا ہے
ان تینوں کتابوں سے اقوال، احادیث، عربی آیات۔ اشعار
زلیں، رباعیات اخذ کی گئی ہیں تاکہ ملا وجہی کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

نوادرات ملا وجہی کو آج بھی پڑھنے پر اب معلوم ہوتا ہے
دکنی غالب نے ہمارے دلوں کی باتیں پیش کی ہیں

بقول شخصے، شخصیت جس قدر دل آویز اور پرکشش ہوتی ہے
سی قدر اس کے خدوخال کو مختلف زاویوں سے دیکھنا ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کی
ات اور صفات کے پوشیدہ اور دھندلے نقوش بھی واضح طور پر سامنے آجائیں
ور اس کے وجود کا عرفان حاصل ہوسکے۔ مطالعے کے اس انداز کو سامنے رکھا جائے
و اسداللہ وجہی کی شخصیت دل آویز ہی نہیں بڑی تہہ دار بھی نظر آتی ہے
شاید اسی لیے بہتوں نے ان کو غالب اول (دکنی غالب) مان لیا ہے۔

شعر جذبات کے اظہار کا ایک ذریعہ ہے۔ زندگی سے جدا

کوئی چیز نہیں ہے۔ زندگی جن عناصر سے ترتیب پائی۔ نکھرتی سنورتی یا بگڑ
رہتی اسی کے پرتو شعر میں بھی جھلک جاتے ہیں۔

ڈاکٹر مغنی تبسم وجہی کے بارے میں لکھتے ہیں

وجہی کے اظہار کا ایک خاص وصف تمثیل نگاری ہے وہ اپنے خیالا
کی وضاحت کے لیئے اپنے دعوں کو ثابت کرنے کے لئے اور کبھی بات میں زو
پیدا کرنے کے لئے تمثیل سے کام لیتا ہے۔ اس کی تمثیلیں تشبیہیں ہو
ہیں یا کہاوتیں۔

تمثیل نگاری اور وصف نگاری کے لئے وجہی نے جو زبان اس
کی ہے وہ مجاز کنایوں اور استعاروں کی زبان ہے۔

وجہی کبھی اپنے بیانات کی تائید میں اور کبھی کلام میں زور او
پیدا کرنے کے لئے عربی، فارسی، اردو اور دکنی کی کہاوتیں اقوال اور آیا
قرآنی، احادیث اور فارسی اور دکنی اشعار جابجا لے آتا ہے۔ اس کی عبارت
میں کہاوتوں کا استعمال برجستہ اور معنی خیز ہوتا ہے خود وجہی کی اپنی عبارت
بلیغ ہوتی ہیں۔ وہ اپنے نتائج فکر کو ایسی تعمیم دیتا ہے کہ اس کے جملے ضرب
الامثال اور اقوال زرین کے سانچے میں ڈھل جاتے ہیں۔

ملّا وجہی چشتیہ سلسلہ میں مرید ہوئے تھے آپ کے مرشد
کا نام شاہ علی متقی تھا۔ سب رس میں آپ کا ذکر ملتا ہے

قدیم دکنی شاعروں اور ادیبوں میں ایک بات یہ پائی جاتی
کہ لفظ جیسے وہ بولتے ہیں ویسے ہی لکھتے بھی ہیں۔ خاص کر ٹھیٹ دکنی الفاظ
کا سمجھنا سب سے مشکل ہے۔ اس لئے کتاب کے آخر میں ایسے الفاظ کی ایک
فرہنگ بھی رکھ دی ہے۔

گجراتی شاہ علی کہتے ہیں

ہب ما لے چڑ چڑ کہوں سبھی
سب وو ہی دو ہی سب وہی دہی

گوالیر کے چاتراں کہتے ہیں

پوتھی تھی سو کھوٹی بھئی پنڈت بھیا نہ کوے
ایکہی اچھر پیم کا پچھیرے سو پنڈت ہوے

جن کوں درسن انت ہے تن کوں درشن اُنت
جن کوں درسن انت نیں تن کوں انت نہ اُنت

دھرتی میانے رنچ دھر بیج بکھر کر بوئے
مالی سیچے سر گھڑا رت آئیں پھل ہوئے

---

(۱)

ادب سے جس میں تواضع ہے جس میں وہ مرد ہے
وو کچھ بو جس میں نہیں ہے وو مرد سر درد ہے

آدمی نیں وو جس منے کچھ نام و ننگ نیں
آدمی نیں وو جس منے آدمی کے ڈھنگ نیں

سے یار آدمی آے اگر یار پاس تے
پکڑ پھر کے بات اس سوال کرے عاشق اس تے

اگر عاشق اوہر معشوق کا کچھ التفات ہووے
محبّت کا لذت سے توجہ میٹھی تو چہ بات ہووے

آدمی کوں آدمی کی طلب کر آئے
آدمی جیسا منگے وو ویسا پائے

اگر کوئی مرد ہے یا استری ہے
دنیا میں سب دغابازی بھری ہے

اس ٹھار پر کسے ہے نظر جو نظر سٹے
گر جبرئیل ہوئے تو بال و پر سٹے

آیا جکوئی خبر کوں یہاں وو خبر سٹیا
کھو لیا لہوا کرنے سہرن اس پر سٹیا

ادھر تی ناز توں کرنا ادھر وو کرتی ناز
دو ناز خوب نیں دونوں بھی ہونیگے واز

انکھیاں کوں مینچہ سے دن رات کرتیاں
عقل نیں ہور عقل کی بات کرتیاں

آئی ہے دھن چمن کے انگن میں
پھول پھرتا ہے پھول کے بن میں

امر ہونا سنبھال کر اپنا
جانتے کوں کوئی جشن اکھے کیتا

ایکس پر ہر دھرنا خوب ہے کچھ
مروت تس سوں کرنا خوب ہے کچھ

امانت میں خیانت کیا ہے درکار
جو کوئی یوں ہوے اُسے کیوں ہوے پھنی بار

ایک اپنیاں کوں آدغا دی ہے
کیا مفتن ہے کیا بلا کی ہے

ایسے چلنتاں میں کوئی اگر آوے
گر فرشتہ اچھے دغا کھاوے

(ب)

بڑیاں کی راضی سوں جو کام ہوئے گا
بہت اس کام میں آرام ہوئے گا

برائی خویش نے دیکھیا نبجاوے
عزیز ہوے سو وقت پر کام آوے

بُریاں نے بہت مشکل خوب آنا
بُرا اگر خوب کئے بھی نا بیتیانا

باپ جیسا ہے بیٹی بی ویسی
وو قہر ہو اٹھے بلا جیسی

بہت بے تاب ہے دل، دل منے کچھ تاب نیں اُبریا
جگر میں لہو کہاں کا لہو کی جاگا آب بنیں اُبریا

بعضے یاراں تے جیو ہے بے قرار
وقت پر آ کھڑا رہیا سو یار

باغ میں مالی کیوں کسے چھوڑے
بن رہنما آئے تو کمر توڑے

بار نا لگس سی دل کوں آنے کوں
غمزے کوں بھیجی ہے بلانے کوں

برائی سو برا چ ہے اُس تے ڈرنا چ
عقل میں خوب دستا ہے سو کرنا چ

بلبل ہو کر نا لے بھر سے چمن سیراب ہو
پھولاں کے خاطر جا پڑے کانٹیاں اپر بے تاب ہو

بات کاں لاکہ کیا کرے ہے یو
چار جیباں کی استری ہے یو

بھار نکلیا ہے بند میں تے دل
وصل ہووے گا اتال کیا مشکل

بھائی ہے اسے انفر نہ کھیا جاے
اپڑے پر جکوئی انفر کام آے

بلا نے یو بلا پیدا ہوئی ہے بہاں تو ٹک ڈرنا
جہاں غمزہ کرے غمزے وہاں عاشق نے کیا کرنا

بھیس پر کی چندنی یو ہن ہر کی یو پری ہے
دل سیتی مل کہ دل سوں کیا کیا ادا کری ہے

(پ)

پنکھا ہو کر میں ڈلی ساتی تیرا چاؤ
منجہ جلتی جنم گیا تیرے پیکھن باؤ — خسرو

بہرائے شہر میں ہرگز خدا کسے نہ لے جائے
اگر ہزار بھلا ہے بی اس کوں کون پتیائے

پانی میں کی جو آگ کتے سو وحال ہے
اس آگ میانے جلنے کوں کس کا مجال ہے

پادشاہ کے جو دل پر آوے غم
تل منے ملک سب ہووے درہم

پاوے بقا جو عشق میں اپنے فنا کرے
یو ٹھار نیں ہے وو جو کسے کوں منا کرے

پڑن رقعہ دیا دل دیو کے ہات
کتابت کوں کتے آدھا ملاقات

(ت)

تماشا ہے عجب کچھ آج اس ٹھار
کہ عاشق مست ہور معشوق ہشیار

تل نہیں ہیں یا حسن کے دیدے ہیں
جیو لینے کوں بھوت بید ے ہیں

تغصیر کیا ہے پکڑی منجے کس نشان سوں
غصہ اپتا کری سو بی ناحق گمان سوں

(ج)

جھوٹے سنے کام نہ آسی بڑا نکامی ہے
جکوئی جھوٹ کتا بہوت وہ حرامی ہے

جسے حیا نیں کچھ اس تے بہت ڈرنا ہے
فکر ایس کی حیا کا بی کچھ سو کرنا ہے

جبتا حق بولے تو ہرگز کسے تاثیر نیں ہوتا
دنیا کا کام مشکل ہے یو بے تدبیر نیں ہوتا

جکوئی عاقل اچھے گا اپنی بالذات
بریاں کی کیا سنے گا وہ بری بات

جکوئی طالب ہے اس کوں طلب انپڑتا ہے
طلب میں ثابت ہوتا ہے تو سب انپڑتا ہے

جانتے سو کن جو مرد کن آتی
جہل تو بختاں کی سو سے نہیں جاتی

جسے ہے عقل وو ہر بات کوں سنبھال کہے
جو سو برس کو ہوے گا سو وو اتال کہے

جس پر جو کوئی پیار رکھتا ہے
حق باری وو یار رکھتا ہے

جنے جو دل کوں لیا بات کچھ کسی کوں دیا
ہزار کعبے بندھایا ہزار حج بی کیا

جتنی ہمت جتی فکر اب دھرے گا
خدا کے کھیل یاں کوئی کیا کرے گا

جدھر تدھر بھی حسن ہے جو دل بہلاتا ہے
کدھر کدھر کی بلا عاشقاں پہ لیاتا ہے

جو کچھ ہے سو کنا نزدیک آنا
بڑیاں تے بات ہرگز نہ چھپانا

جو آنکھی حسن کوں دیکھے وہ آنکھی سد کوں کھو نتیجہ ہے
بنا تعریف حق کرتا اچھوں تعریف ہو نتیجہ ہے

جکوئی کس کنے آوے غرض کرے
وہی بھلا جو غرض وو اپس پو فرض کرے

جلالت بیں بو عشق آیا نہ ھوسی کم تہر ہرگز
عقل کے گاڑوڑی تے بو اونترسی تا زہر ہرگز

جس ٹھار پر سایہ سٹے مژگاں وھاں نشتر اٹھے
غمزا ہے خنجر برھنہ جاں بیٹھے واں کچھ کر اٹھے

جاسوس کا ہے کام یہی جو خبر کہے
دیکھا ہے و بینچہ ایک ہیک سر بسر کہے

جہاں جکچھ ہے وہاں سب ہے ظہور اس کا
ہر ایک شے منے دینا ہے جلوہ نور اس کا

جو اپنے رونے تے محظوظ ہیں دردمنداں
سو ھنسے نیں پاتے ہیں حظ یو محبوباں

جکوئی خوبی کوں کہے اور کوئی بُرا مانے
نہ بول بول کہ کیا کام بیٹھے پچتانے

جو غمزہ آئے لڑنے کوں عقل اس ٹھار کیا کرنا
اٹھے گا ھات کیوں اس ٹھار یہاں تروار کیا کرنا

جیکچھ خوبی ہے سو ہمت کے باب ہے
ہمت ناؤں لینا بھی لئی مو اب ہے

جنے بقیں سوں جو اپنے یار سوں لایا
جکوئی ثابت ہو آیا مراد آنے پایا

جو کوئی بند میانے کس کے سنپڑے
خدا بن حال کوں کون اس کے انپڑے

جو دل کا یار اچھے کوئی تو کہوں ہیں بات اسے دل کی
کہ آسانی کچھ اندیشے کرم کر میرے مشکل کی

جھگڑے ہیں صاحب ہور نفر کاں ہے
کس کی کس کے اوپر نظر کاں ہے

جکوئی بچھڑے پچھیں نپیچ ملنے پاتا ہے
خدا ملانے کوں منگتا تو یوں ملاتا ہے

جکوئی عاشق ہے اُس کوں ہوا بلا دیدار
کیا دلاں کوں بچاریاں کے مبتلا دیدار

جکوئی کام کون چاہنتا ہے کام برا چھتا
دے دو کام ہوے تک بھی بہوت ڈرا چھتا

جس کی خاطر جتیا نپے گا دل
شرم لوکاں کی ہوے گیچ حایل

جو نصیباں میں تھا سو وہ انپڑیا
عقل تھاٹیا فقیر دل سنپڑیا

چ

چتر تھا گیا بیگ مجلس کوں خام
ریجھا کر لینا دل چتر کا ہے کام

چھند بھری یو عجب ہے من بھاتی
دل دکھا کر بھی دل کوں پھسلاتی

چلیا امید کوں امید کون بر لیاوے
دو نا امید ہوا تا امید نوں پاوے

چھپے کچھ رمز ہور نزدیک اغیار
انکھی سوں بات کرنا عاقل اس ٹھار

(ح)

حُسن پر اندھارا ہوا سب جہاں
حُسن پر پڑیا ٹوٹ کر آسماں

حُسن پر دل بھلیا دل حُسن اوپر
پڑیا اب کام مشکل حُسن اوپر

حُسن کچھ اپنے دل منے گنند کر
عشق کن بھیجی یو نستیع کی خبر

حُسن یوں منگتی ہے جو دل کوں بھلائے
دل بھولا بھولیا سو کیوں نا آئے

(خ)

خدا امداد دیتا اس کوں جس کی ہے ہمت عالی
عجب ہے اس وقت اس آدمی کی خوش حالی

خوبی اچھتی ہے خوب کے سنگات
خوب آدمی کتے ہیں خوبیچہ بات

خدا کا کھیل کچھ سب تے جدا ہے
جسے کوئی نہیں مدد اس کوں خدا ہے

خدا نہ روزی کرے کس کوں بندہ و بندی کا
خبر خدا چہ لیوے اس بچارے بندی کا

خدا عزت رکھے جس وقت صاحب کام فرمائے
ظفر کا نیت ہوئے ثابت تو ہمت غیب تے آئے

خدا مدد ہے اُسی کوں جسے ہمت کچھ ہے
وہی مراد کوں اپڑیا ہے جس میں ست کچھ ہے

خدا کریم ہے سب کوں مکر میں تے کاڑے
کسی کے مکر کے پچھاڑے کسی کوں نا پاڑے

خدا سنبھالے بڑی ہے طمع کی وشواری
جہاں بہوت طمع ہوت ہے وہاں خواری

خبر دیجیے کوں معلوم ہر ایک منزل کا
نفیر تن یو بیچارہ مطیع ہے دل کا

خبر معشوق کا جو کوئی لیاوے
وو بی معشوق آدھا کیوں نہ بھاوے

خوش خیال نے ابیس کے ہنر کی صفت کیا
عاقل اتھا تو جب بچھلانے یو گت کیا

(د)

دنیا دغا باز ہے بہوت اوباش ہور چھلیاں بھری
آدم وہی ہے جو کرے آدم ستی آدم گری

دین و دنیا کی خوبی بھی نیم اور دھرم ہے
ایمان کی نشانی سو مرد کوں شرم ہے

دنیا میں مل کر بچھڑنا یو بہوت مشکل ہے
لگیا ہے دل استی دل مل رہنیچ ہر دل ہے

دو جنیاں ہیں جو کوئی جدائی بھائے
اس او پیر بھی جدائی کیوں نا آئے

دو آشنا یو بچھڑ کر ہوے سو بے گانے
یکس سوں ایک مل یکس کوں ایک بن جانے

دوڑیا ہے دل پر عقل کے یا دل ہو لشکر عشق کا
کس کس کوں جا کر مارتا کیا جانے خنجر عشق کا

دوڑیا ہے عشق جس پر لھوا کھینچ باند کر
ایکس کے ہاں یکس کوں دبا ہات باند کر

دو بچھڑے دو عزیزاں آ ملے ہیں
دو غنچے دو نو پھول ہو کر کھلے ہیں

دونونے دونو کا دیکھے مایا
بھی سواں کھانے کا وقت آیا

دیکھا جو کوئی غمزے کوں وہ مبتلا ہوا
غمزے نے جو شراب پیا تھا بلا ہوا

دھنی جو دھرتی دھریا ہور بھی دھرے سو ہوئے
کسی کے کرنے تے کیا ہوے خدا کرے سو ہوئے

دائی کہاں جگ میں ناز ایسی ہے
مہر دائی کی ماں کی جیسی ہے

داغ پر دل کے آ رکھی چھایا
دل کے دل میں بی ٹوک جیو آیا

دل کو سے میانے پڑکے حیراں ہے
بند میانے سنپڑکے حیراں ہے

دل بے خبر ہوا ہے دل نے خبر سٹیا
عاشق ہو کر اپس کوں کدھر کا کدھر سٹیا

دل کوں اپنے اُچاٹ خوب نیں
گھر میں دائم کچاٹ خوب نیں

دل کوں یوں دیکھ دل کوں بدلائی
دُسن کے دل میں شکست نیں لائی

دل کا حسن کے دل میں بہت انتظار تھا
دیدار دیکھنے کوں دل امیدوار تھا

دل کوں کوئی جا کو بیگ بولو بات
دل ملیا ہے اتال آبِ حیات

دل خوشی میانے آج بہوت آیا
دل نے مقصود آپ نے پایا

دل پھول تے نازک اچھے اتنی جفا سو سیا سو کیوں
یو دل مبتلا ہو حسن پر ایسی بلا سو سیا سو کیوں

دل کی خاطر عجب رکھے رکھوال
غیر جو چوری کی تو جاگیا خیال

دل سوں باندھی نخی جیو کی ڈوری
آ کہ خالی وقت کرے چوری

دل کوں ناحق اپنی جفا میں بجھاتی
نیں سمجھ کر غصہ کری پچھتاتی

دل کے دل میانے شوق بل پکڑیا
دل دیوانہ ہوا جنگل پکڑیا

دل عشق میں ہلاک ہولئی آہ بھرن سوں
منگتا شکار کھیلنے ٹونیاں کے ہرن سوں

دل نے کیا ہے کام جو اس عقل پر کیا بول ہے
دل کی ادھر تے عقل بی حیراں ڈانواں ڈول ہے

(س)

راحت ہوئی تمام اب خواری
یاری تھی سو ہوئی ہے بے زاری

رقیب بند کیا تھا سو بارے بندتی ٹٹیا
ہوا خلاص بچارا یو اس کے بندتی چھٹیا

(ز)

زلیخا ہوئی مگر یوسن ناری
کہ دل یوسف کوں کو وسے ہیں اتاری

زباں یک تھی دونوں کا دل جدا تھا
سمجھنا حال ان کا سو خدا تھا

(س)

سب میں وو ہے تو دل ہے سب کا شاد
سب میں او وہے تو سب میں ہے بو سواد

سب کسی کوں خدا مراد دیوے
اس کی محنت کی اس کوں داد دیوے

سکی ہمت کوں نے چت دے کے بولی
جو کچھ دل میا نے باندی تھی سو کھولی

(سونا) سنبکا چٹ برا ہے آدمی کوں
کہ غم کرتا اہے سب بے غمی کوں

سٹیا ہے غم نے عداوت طرب عزیز ہوا
نفادیا ہے بشارت جفا یو جیسنر ہوا

سنغر کی کیا ہے خبر جو لگن وو گھر میں ہا ہے
سفر کیا سو وو جانے کہ کیا سفر میں ہا ہے

(ش)

شیطاں اگر کسے لگے تو کوئی بتی چھوڑائے
آدمی کسی کے پیچ میں پڑے تو جیو بچ جائے

شراب پیے تو بھی کوئی نہیں ہوتا ماتا
حسن شراب کہ جس دیکھتے اتر جاتا

شاہاں کنے کوئی آدمی قابل اچھے تو خوب ہے
صاحب سوں اپنے یک جہت یکدل اچھے تو خوب ہے

(ص)

صبوری نے خدا راضی صبوری پر خدا بھلتا
صبوری کِیلی ہے جس تے کلف مقصود کا کھلتا

صف دل کی کیا لئی حُسن کے پاس
لگایا دل کی آخر حُسن کوں آس

صفت اس باغ کی گر کوئی سناوے
عجب کیا رشک جو جنت کوں آوے

(ط)

طمع داری سے آتی یار خواری
طمع داری میں نیں ہے رستگاری
طمع داری کے سرتے جو اٹھے ہیں
وہی ایسے بلا پاسوں چھٹے ہیں

طمع داری بری ہے سنو عزیزاں
نہیں کچھ خوب اے صاحب تمیزاں

(ع)

عجب چالے بچراں ہیں عورتاں یو
نہ جانے کاں تے سِکیاں حکمتاں یو

عجب شراب اہے حسن جس میں سب ہستی
کہ اس شراب سوں چڑتی ہاہے عشق کوں مستی

عجب کوٹ اوٹ ہے کیتا بجھانوں
کہ حلقہ اژدھا ماریا ہے جانوں

عجب پری ہے سو اس پر جو حور عاشق ہووے
مسیح دیکھ کے گم ہووے سور عاشق ہووے

عورتاں کوں بھیج پند دینا
مرد کوں آپنے رجھا لینا

عاقل جو کتا بات وہ اس بات میں ماناہے کچھ
غافل نہ ہو اندیشہ دیکھ اس ٹھار پہ پاناہے کچھ

عقل کوں عقل اچھتی تو نہ ہوتا یوں خراب ہرگز
صبوری کر سکے کچھ کرتا نہ کرتا اضطراب ہرگز

عقل پا کر عقل نہ اٹھیا سو پھر کیوں ہات آتا ہے
عقل یہاں بھی اگر چپ کیا عقل ہر بات آتا ہے

عقل غافل ہو بہوت پچھتایا
وہم بولیا سو سب اسکے آیا

غفل نے عقل سوں کیا نہیں کام
لشکر اپنا کیا خراب تمام

عقل دل کوں دیا ہے بادشاہی
عقل دل کوں دیا عالم پناہی

عقل اچھنا وقت اوپر خدا کا کچھ کام ہوتا
اگر فولاد ہے توبی ضرورت کو نرم ہوتا

عقل کے نور تے سب جگ نے نور پایا ہے
جنے جو علم سکھا سو عقل تے آیا ہے

عقل ہے بازوے باز سے بلند پرواز
شکار گاہ ہے اس کا حقیقت ہو مجاز

عقل سوں لڑا دل عقل سوں بھار
عقل جاں نا چلے وہاں تروار

عقل کرتی ہے سب اتا بو بچار
لڑکے مرنے کوں کیا ہے لینی بار

عاشق جو کوئی ہوا اسے آرام نہنچہ ہے
اپنے سجن کے کام بغیر کام نہنچہ ہے

عشق اب مرتبہ اوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

عشق ہرگز کسے جدا نہ دھرے
عشق دو کوں ملا کے ایک کرے
عشق سرمست لاُابالی ہے
عشق آپ بھاونا خیالی ہے

عشق سلطاں عشق سرور ہے
عشق دایم عقل او پرور ہے

عشق سوں کچھ علاج چلتا نیں
عشق سوں صلح باج چلتا نیں

عشق کے دروازے پر سب کس کوں سر دھر ناچنا ہے
جو عشق فرمائے لے اختیار ہو کر ناچنا ہے

عاشق ہے اس کوں عشق اپنا ہے
عشق جلنا ہے عشق تپنا ہے

عاشق کی بات توڑنے کو اس میں ٹوٹ نیں
عاشق کے دل اوپر جو گزرنا سو جھوٹ نیں

عشق لشکر رواں کیا ست کا
وقت آیا ہے اب قیامت کا

عشق و ہمت یو دو ملے جس ٹھار
کام کرتا تمام واں کرتار

عشق سا ندی ہے عشق سری ناہیچ
کدہیں کچھ ہے کدہیں سو کچھ کا کچھ

عشق کی عاشقاں مراداں پائے
عشق آخر مراد کوں اپڑائے

عشق میں بہوت غلبلا ہے کچھ
عورتاں کا مکر بلا ہے کچھ

(غ)

غم ہیں عالم اچھے تو بی غم نیں
نیند کہتے سو موت تے کم نیں

غرض دھرتا ہے نیں تو کیا غرض ہے یاں لگ آنے کوں
جکوئی سیوا کرے کسی کی سو کچھ مقصود پانے کوں

غمزہ ہے اپنی بات سنے تو چہ چھوڑے گا
غمزہ ہزار توبہ کوں اک تل میں توڑے گا

غصہ چڑیا ہے عشق کوں اب عقل پر آئی بلا
کیا حال آخر ہوئے گا کیوں سوئے گا یو زلزلا

غیب نے غیر کوں مہر آئی
دل کوں دیکھ ترس دل اوپر لیائی

(لک)

کسے ہے حد جو خدا کی صفت کی حد پاوے
ہر ایک بال کوں گر سو ہزار جیب آوے

لکھوں کر کیا کہوں کہ کیسی ہے
حُسن کی بھاں حُسن جیسی ہے

کتا ناداں کوں کوئی بات سمجھائے
جسے نہیں فام کیوں او و فام سنے پائے

کسے کیا بولنا کیے کیا فام
اپنی بد سوں کئے سو توں یو کام

کرے کوئی دل کو کیوں اپنا سینے میں چھپے کے یو دل ہے
تجھے آسان دِستا ہے مجھے یو بہوت مشکل ہے

کھینچیا ہے دل کوں عشق نے، اب دل کوں کچھ چارا نہیں
عاشق کوں کوئی کینار کیے، کس تے رھنہارا نہیں

کام کرنہیں سکیا عقل کا پھیر
عشق آخر کیا عقل کو زیر

کہے بے عقل اپنی ہور کے ہے اپنا نام
بہوت عقل سوں کیا ہے نظر یوداں کا کام

کرے نت دل یو نازش عقل جیا
کہ فرزندیں کے دنیا میں ایسا

کرے آسان اپنی مشکل کا
راز غمزے سوں ہوئی سب دل کا

کاں کاں سنبھالے جیوں کوں عاشق بچارا کیا کرے
روں روں کوں ادبد ے لالیناغزیاں کے جھٹکاں تے پھرے

کتا غمزے کی کھاوے مار توبہ
بچارا کیا کرے اس ٹھار توبہ

کی غفلت یو رکھے ہے چپ دل پہ
کڑوی کی سوئی ہے یو میٹھی شکر

کہ صرفی آکھاں جا مبتلا تھی
نہ تھی یو غیرت کیا بلا تھی

(گ)

گھر میں تے ہنستے نکلے اگن منے بھولاں جھڑیں
عاشق ہوکر چاند اور سورج دروازے پر آکر پڑیں

گل کے رنگ کیاں چمن میں ش باں ہیں
لا ے نیں جا نو آفت باں ہیں

گنوا لیا تج توں اب کیا گمانے پچتا وے
یو لیست وہ نیں جو گئی سو ہات پھر آوے

گناہ کوں بخشنا کیا کچھ منا ہے
گناہ بخشو کیے تو بخشنا ہے

گھر دھنی دوچہ جس کوں گھر ہے خوب
دوچہ صاحب جسے نغز ہے خوب

گلے لگ سوتے ھور بے تابی نیں جاتی ہے یو مشکل
برہ میں تلبا جوں تیوں ہلاک ہے وصل میں بی دل

(ل)

لالے دیے پینے یو گل پھول کے تیرے گال پر
دریا میں تے ہنس آئے گا عاشق ہو تیری چال پر

لگیا تھارات دن دل کا اسے ذکر
پھیے پردل کوں لیانے کا کری فکر

لاگے لاگاں یو باد پر لینے
عقل دل دونوں کوں دغا دینے

ھوے نازاں کے ھاتاں ہیں ہیا دل ناmل جھگڑتا کیوں
کہ عقل ھور عشق کا جھگڑا یکا یک یو نبیڑتا کیوں

لکیا چو ساری دل پر بہشت لیانے
کہ دل منگتا حسن کا دل بہلانے

---

(۴)

مرد وو جو اسم اپنا آ چاوے
کہ جوں نیوں کچھ کسی کے کام آوے

من کے چمن ہیں باو آ بچھل کے ہے غنچہ آس کا
ڈالیچہ پر پھول ہنس پڑیا اسباب ہے باس کا

مکر سوں کوہ کوں توڑے مکرتی
وغا عاقل بھی کھاتا ہے مکرتی

ہر عاجز پہ ہر کسے آتی
کہ خدا کوں بی عاجزی بھاتی

موں موں بیچ کر سب چپ رہے فریاد نیں کرتا ہے کوئی
غمزہ بہت بیداد ہے یہاں داد نیں کرتا ہے کوئی

معشوق بے نیاز ہے بادشاہ پری
معشوق سوں نکو کرو ہرگز برابری

مجھے کیا ہے توں بیدل یو کیا عقل کرنا
ہوے سو کام ہیں امیر سے تو کی خلل کرنا

نیر سے کہنے تے آتا ہے جو میں لیاؤں
وو دل کیا اپنی بجاتا ہے جو میں لیاؤں

مہماں ہوئی وفا یو یک تل کی
عذر خواہی بہت کری دل کی

مہر صاحب ہوا ہے میا تے میاں
مشکل سوئے گا اتال سب آساں

مروت بہت کی لٹ چوٹی کی بھائی
بلاتی بھار کاڑی باٹ دکھلائی

(ن)

نفر وہیچ کہ صاحب کے کام پر جیو دے
ایس کے کام کوں سٹ وبوے نام پر جیوئے

نفر شاں کنے کوئی دور اندیس سوے تو خوب
کہ زیر کام نہوے کام پیش سوے تو خوب

نظر اپنی مراد کوں انپڑیا
تھا یو بیداد واد کوں انپڑیا

نظر ہور غمزے کے چالے بلا لیاے
کہ دل ہور عقل دونو مل دغا کھاے

نفا ہے کیا جو چھپا راکھے دل منے دھر کر
جو کام دل منے آوے وہ دیکھنا کر کر

نفا ہے تبو نچہ جفا بھی لے سفر میانے
خدا کیسے نہ لے جاوے برے شہر میانے

نفر جسے کتے دنیا میں دو نفر کاں ہے
نفر سبیج کتواتے کسے خبر کاں ہے

نظر حیرت نے یاں گم ہو کر جاوے
کمر وینچہ نیں کیوں باٹ پاوے

نظر کو ٹھار رہیں کس ٹھار جاوے
وقت مشکل خدا کچھ کام آوے

ناز غمزے تمام بھار رچے
دل کے تئیں بھار ٹھار ٹھار رچے

ناز ہیں اپنے مست محبوباں
ناز پہ ناز کرتے ہیں خوباں

نزدیک دل کے تو دل کا مراد سب آیا
یو دل کے کام منے وہم آ خلل بھایا

ناؤں سنیتچ دل ہوا بے تاب
باس انہیچ ہیں چڑیا یو شراب

نظر غمزا دو ٹھگ دونو ڈھٹارے
اپس ہیں آپ مل کچھ کچھ بچارے

(ف)

وہی ہے صافی کہ جس صافی تے صفا کوئی پائے
وہی ہے کام کہ جس کام تے نفا کوئی پائے

وہی مرد جو ہمیشہ ہمت سوں ہمدست ہے
ہمت خدا کے خزانے کی خاص کچھ لبت ہے

وفا کرنے کی خاطر اس وفا کوں
کہی سب کھول کر اپنی جفا کوں

وقت ہے سو اینتال کا ہے وقت
برہ نٹھاٹیا وصال کا ہے وقت

وفا آئی وفا سوں راجوٹ کی
سو دل سوں ملنے خاطر کام گھٹ کی

وہ من ہر دل ربا اوتار مورت
سو اس کالی بلا سوں کی مشورت

وہ شاہ عشق ہے جو سب جہاں اس کا ہے
ستارے چاند سورج آسماں اس کا ہے

(ھ)

ہر ایک کام اول اختیار کر کرنا
جو کام کرتے اسے ٹک بچار کر کرنا

ہر ایک حال خدا کوں یقیں سوں جنیا
ولایت ہور نبوت یو قرب ہے اپنا

سوئی بیگانگی یو آشنائی
گیا ملنا پڑی آکر جدائی

ہرناں نے اپنا مکھ دکھالیاتے ہیں دل کوں کشت میں
صیاد ہوا ہے صید یہاں کیا سحر ہے اس دشت میں

ہمت دیا مرد نے عاجز ہو کر اڑے کوں
رکھنا نظر وقت پر ہر یک وقت پڑے کوں

ہدایت لگ تو آیا ہے دیکھیں کیا ہوسے ہدایت سوں
نظر نے لی جفا دیکھیا گیا اب کام ہمت سوں

ہوا دل بہوت اب بیدل کہ مشکل وقت آیا ہے
یو دل لانے کی جاگا ہے اگر دل دل لگایا ہے

(ی)

یو دنیا میں حسن نیں یک بلا ہے
کہ عالم اس بلا پر مبتلا ہے

یو کاں کا وو کاں کا یو دو نو ھوائی
تماشا عجب ہے نوی آشنائی

یو غرضی ہے پوچھے بغیر نیں رہتا
جو کچھ پوچھتا وو اسے کچھ کہتا

یو سکندر کو نیں ملیا یک جام
زور ہور زر سوں نیں ہوتا کام

یاد آنیاں ملے سو وو راتاں
دل کوں سمجانے کیاں کری باتاں

یو مثلہ معلوم ہوا آج
خالی گھر میں کتیاں کا راج

یو خاصیت ہے عشق کی یاں کوئی کیا کرے
بیگانے کوں یو عشق بلا آشنا کرے

یو بلا ہے بری قہر کی جاے
مگر اپنا کمال کوں انپڑائی

یو دغا باز تھی وو تھی سادی
سادی تھی اس تے یو دغا آدی

یو موھن دھن عجائب موہنی ہے
سورج اس کے درس کا درسنی ہے

یو گوہر دیکھ کر گوہر پچھانیا
جو اس گوہر میں جوہر تھا سو جانیا

یوں واقع عقل کوں آیا، سو اس دل کی اولالیاں تے
بلا ماباپ پر آتی ہے فرزنداں کی چالیاں تے

فارسی مصرعے

ع

"اگر در خانہ کس است۔ یک حرف بس است"

"اے وائے بر اں صحبت لا دین و لا دنیا"

"از شیشہ ہوں بروں تراود کہ درو ست"

"با دوستاں تلطف با دشمناں مدارا" حافظ

"زنامحرم چہ غم داری حذر از یار محرم کن"

"صبر تلخ ست ولیکن بر شیریں دارد" سعدی

"کس نگوید کہ دوغ من ترش است"

"کہ علاج واقعہ پیش وقوع باید کرد"

"کہ تا من باشم سخن با حمق نکنم" فریق

"گر نبودے چوب تر فرماں نبردے گاو خر"

فارسی ابیات

(ا)

اگر گیتی سراسر باد گیرد
چراغ مقبلاں ہرگز نمیرد

از حسد امروز زاہد میکند منع شراب
ورنہ کے ایں نامسلماں زاغم فروائے ماست

(ب)

بلائے سفر بہ کہ در خانہ جنگ
تہی پائے رفتن بہ از کفش تنگ
سعدی

بہ شمع خانہ ہم اسرار خانی پارہ کم کن
زنا محرم چہ داری حذر از یار محرم کن

(پ)

"پسرِ نوح باہداں بہ نشست
خاندانِ نبوتش گم شد"

(ت)

تمام عشقم و در دل تمام مشتاقی است
تمام دیدم و دیدن نہ دیدہ شد باقی است
وجہی

تا کہ از جانب معشوق نباشد کششے
کوشش عاشق بے چارہ بجائے نرسد

(ح)

حسنت باتفاق ملاحت جہاں گرفت
آرے باتفاق جہاں می‌تواں گرفت

حافظ

حرامش بود دولت پادشاہ
کہ ہنگام فرصت ندارد نگاہ

حریفاں بادہ خوردند و رفتند
تہی خم خانہ ہا کردند و رفتند

(خ)

خفتہ بر سنجاب شاہی نازنینے را چہ غم
کہ ز خار و خارہ سازد بستر و بالیں غریب

حافظ

(د)

دولتے را کہ نباشد غم از آسیب زوال
بے تکلف بشنو دولت درویشاں است

دانی کہ چہ گفت زال با رستم گرد
دشمن نتواں حقیر و بے چارہ شمرد

دل را بدل رہے ست دریں گنبد سپہر
از سوئے کینہ کینہ و از سوے مہر مہر

دیدہ را بکشا ببیں دل را منگیں درگماں
مردبیست در ہر پیرہن نفر لسبیت در ہر استخواں

درعشق ز پا فتادہ می باید
امید بیاد دادہ می باید
آنجا کہ ہمہ درد دل خود گویند
دنداں بجگر نہادہ می باید

(ر)

راز دل را بدل خویش کہ پنہاں کردم
منکہ آہستہ بخود گفتنم ذنقصاں کردم

(س)

سکندر را نمی بخشند آبے
بزور و زر میسر نیست ایں کار

سرود چیست کہ چندیں فنون عشق دروست
سرود محرم عشق است عشق محرم اوست

(ص)

صد تجربہ شد حاصل در راہ بہر گامے
بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے

(ع)

عجبے نسبت کہ سرگشتہ بود طالب دوست
عجب ایں است کہ من واصل و سرگردانم

مخدوم سید محمد گیسو دراز حسینی شاہباز

عشق است بسکہ در دو جہاں جلوہ می کند
گہ از لباس شاہ گہ از کسوت گدا

(غ)

غیر تش غیر در جہاں نگذاشت
لاجرم جملہ عین اشیا شد

(ک)

کوکو زدن فاختۂ سرو در آغوشش
در جائے معشوق مرا گرم طلب کرد

عرفی

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر باز با باز

(گ)

گوہر پاک بباید کہ شود قابلِ فیض
ورنہ ہر سنگ در و لولوئے مرجاں نشود

حافظ

گوہر پاک بباید کہ شود قابلِ فیض
ورنہ ہر سنگ و گلے لولو و مرجاں نہ شود

حافظ[1]

---

[1] حافظ کا شعر، دو طرح ملتا ہے ۔

گشتم تمام جمع و پراگندگی کجاست
سرتا بپا خدا شدم و بندگی کجاست

نکوئی با بداں کردن چنانست
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

ہر آں کہتر کہ با مہتر ستیزد
چناں افتد کہ ہرگز بر نخیزد

ہر کہ جوید مراد از معشوق
گوئی او عاشق مراد خود است

خسرو دہلوی

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق
ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

حافظ

ہر کہ را من یار کردم او بمن اغیار گشت
کیست ہیچو دوست کو آخر بمن دشمن نشد

وجہی

ہیں نہ جانوں کعبہ و بت خانہ و میخانہ کوں
دیکھتا ہوں ہر کہاں دستا ہے تج مکھ کا صفا
بھاتے ہیں پردے اندھارے کے معانی تیرے سب
شکر حاصل ہوا ہے مدعا توں اس دعا

محمد قلی قطب شاہ

عربی آیات واحادیث

(سب رس ہیں)

آیات :-

۱) وحدہ لاشریک

(وہ یکتا جس کا کوئی شریک نہیں)

۲) احد، صمد، لم یلد ولم یولد

(اکیلا، بے نیاز، وہ نہ باپ ہے نہ بیٹا)

۳) کن فیکون

(ہو جا تو وہ ہو گئی)

۴) اذا تم العشق فھو اللہ

(جب عشق تمام ہوتا ہے تو وہ اللہ ہے)

۵) لولاک لما خلقت الافلاک

(اگر آپؐ نہ ہوتے تو افلاک پیدا نہ ہوتے)

۶) انا و علیؑ من نور واحد

(میں اور علی ایک ہی نور سے ہیں)

۷) لا الہ الا اللہ

(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں)

۸) سبحان اللہ

(اللہ پاک ہے)

۹) واذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلامًا

(جب ان سے جاہل لوگ بات کرتے ہیں تو صاحب سلامت کہہ کر گذر جاتے ہیں)

۱۰) استغفر اللہ

(اللہ سے مغفرت چاہتا ہوں)

۱۱) اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

(میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اور شیطان مردود کے شر سے)

۱۲) ختم اللہ علیٰ قلوبھم و علیٰ سمعھم و علیٰ ابصارھم غشاوۃ

(اللہ نے مہر کردی اُن کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کے نظروں پر ایک پردہ ڈال دیا ہے)

۱۳) اللہ نور السمٰوٰت والارض

(اللہ زمین اور آسمانوں کا نور ہے)

۱۴) تفکروا فی صفات اللہ، ولا تفکروا فی ذات اللہ

(اللہ کی صفات میں غور کرو اور ذات میں غور نہ کرو)

۱۵) فنا فی اللہ بقا باللہ

(اللہ میں فنا ہو جانا اور اللہ کے ساتھ باقی رہنا)

۱۶) لن ترانی

(تو ہرگز مجھے دیکھ نہ سکے گا)

۱۷) مذبذبین بین ذالک

(دونوں کے درمیان مذبذب ہو کر رہنا)

۱۸) الان کما کان

(اب بھی وہ ایسا ہی ہے جیسے کہ کبھی تھا)

۱۹) صاحب مازاغ البصر وما طغیٰ وصاحب ما ینطق عن الھویٰ

(آپ کی نظر نہ بھٹکی اور نہ ڈگمگائی، وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کرتے)

۲۰) سکر الحکومۃ اسکر من سکر الخمر

(حکومت کا نشہ شراب کے نشہ سے بھی بہت تیز تر ہوتا ہے)

۲۱) انا احمد بلا میم

(میں احمد بلا میم ہوں)

۲۲) نصر من اللہ و فتح قریب

(اللہ کی طرف سے مدد ہے اور فتح قریب ہے)

۲۳) الحیاء تمنع الرزق

(حیا روزی کو روک دیتی ہے)

۲۴) وقلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔

(مومنوں کے دل اللہ کا عرش ہیں

۲۵) نعوذ باللہ

(پناہ بہ خدا)

۲۶) الحمد للہ

(سب تعریف اللہ کے لئے ہے)

۲۷) وللہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین

(عزت اللہ کے لئے ہے اور اس کے رسول کیلئے اور ایمان والوں کیلئے

۲۸) سلام علیک علیک السلام

(تم پر سلامتی ہو۔ اور تم پر بھی)

۲۹) قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ۔

۳۰) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

(جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے یقیناً اپنے رب کو پہچانا)

۳۱) نعوذ باللہ

۳۲) اینما تولوا فثم وجہ اللہ

(تم جہاں کہیں بھی اپنا رخ کرو۔ اللہ کو متوجہ پاؤ گے)

۳۳) نحن اقرب الیہ من حبل الورید

(ہم اس کے شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں)

۳۴) لاصلوٰۃ الا بحضور القلب

(نماز بغیر حضوری قلب کے نہیں ہوتی)

۳۵) الحمد للہ، قل ھو اللہ

(سب تعریف اللہ کے لئے ہے ۔ کہہ دو کہ وہ اللہ ہے)

۳۶) وحدہ لا شریک لہ

۳۷) لا الٰہ ، الا اللہ

۳۸) انا الحق انا الحق

(میں ہی حق ہوں ، میں ہی حق ہوں)

۳۹) اما انا اللہ

(جہاں تک کہ انا اللہ کا تعلق ہے)

۴۰) انا اللہ - (میں اللہ ہوں)

۴۱) انا (میں)

۴۲) وحدہٗ لاشریک لہ

۴۳) نورٌ اعلیٰ نور (نور پر نور)

۴۴) احد، لم یلد، ولم یولد

۴۵) الحال کالبرق

(حال بجلی کے مانند ہے)

۴۶) واللہ باللہ انا اللہ محمد

(بخدا محمد)

۴۷) لا اِلٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ

(نہیں ہے کوئی معبود اللہ کے سوا - محمد اللہ کے رسول ہیں)

۴۸) بی مع اللہ

(مجھے اللہ کے ساتھ)

۴۹) کلام المجانین لاتعبیر

(دیوانوں کے باتوں کی تشریح نہیں کی جاتی)

۵۰) قل الروح من امرِ ربیّ -

(آپ فرما دیجیے کہ روح امر ربّی ہے)

۵۱) انا العشق (میں عشق ہوں)

۵۲) الانسان سری وانا سر -

(انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں)

۵۳) الانسان بنیان الرّب۔

(انسان رب کی بنیاد ہے)

۵۴) ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ

(جو کوئی ذرہ برابر بھی نیکی کریگا اسے دیکھے گا)

۵۵) لاوفا للملوک

(بادشاہوں میں وفا نہیں ہیں)

۵۶) ابدالآباد (ہمیشہ کے لئے)

۵۷) الناس علی دین ملوکھم

(لوگ اپنے بادشاہوں کے طریقے پر چلتے ہیں)

۵۸) العاقل تکفیہ الاشارہ

(عقلمند کو اشارہ کافی ہے)

۵۹) کم من فئۃ قلیلۃ فئۃ کثیرۃ۔

(کتنی ایسی چھوٹی جماعتیں ہیں جو بڑی جماعتوں پر غالب آجاتی ہیں)

۶۰) وما علی الرسول الا البلاغ

(رسول پر صرف پہنچا دینے کا ذمہ ہے)

۶۱) تجوع ترانی

(بھوکا رہ تو مجھے دیکھے گا)

۶۲) عرفت ربی بفسخ العزایم

(میں نے اپنے پروردگار کو ارادوں کے شکست ہونے سے پہچانا ہے)

۶۳) الدنیا مزرعۃ الآخرہ۔

(دنیا آخرت کی کھیتی ہے)

۶۴) یومنون بالغیب۔

(وہ غیب پر یقین رکھتے ہیں۔)

۶۵) اِنّ اللہ مع الصّابرین۔

(بیشک اللہ صبر والوں کے ساتھ ہے)

۶۶) یاایها الذین امنوا صبروا وصابروا ورابطوا
(اے ایمان والو صبر کرو اور آپس میں ایک دوسرے کو صبر
کی تلقین کرو۔ اور ایک دوسرے سے جمے رہو)

۶۷) قال اللہ توکلت علی اللہ
(اللہ نے فرمایا میں نے اللہ پر بھروسہ کیا)

۶۸) اذا جاء القضا عمی البصر
(جب قضا آجاتی ہے تو آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے)

۶۹) کل حزب بما لدیہم فرحون۔
(ہر ایک فرقہ اپنے پاس جو کچھ ہے اس پر اترا رہا ہے)

۷۰) التعجیل من الشیطان تانی من الرحمٰن۔
(جلدی شیطان کی طرف سے ہے اور سوچ سمجھ کر جو کیا جائے
وہ رحمٰن کی طرف سے ہے۔

۷۱) ما عرفناک حق معرفتک۔
(ہم نے نہیں پہچانا آپ کو جیسے کہ پہچاننا چاہیئے

۷۲) اللّٰھم زدنی تحیراً۔
(اے اللہ میرے تحیر کو زیادہ کر)

۷۳) سید القوم خادم الفقرا
(قوم کا سردار فقرا کا خادم ہے)

۷۴) الفقر فخری

۷۵) من عرف نفسہ فقد عرف ربہ

۷۶) لم اعبد ربا لم اره
(میں نے عبادت نہیں کی ایسے رب کی جس کو میں نے نہیں دیکھا)

۷۷) کنت کنزاً مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الانسان
(میں ایک مخفی خزانہ تھا۔ میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں تو
میں نے ان کو پیدا کیا۔

۷۸) من كان في هذه اعمى فهو في الآخرة اعمى

(جو اس دنیا میں اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا)

۷۹) وعنده مفاتیح الغیب لا یعلمها الا هو

(غیب کی کنجیاں اسی کے پاس ہیں اور اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا۔

۸۰) یکذبون المنجمون ورب الكعبه۔

(رب کعبہ کی قسم منجم جھوٹے ہیں۔

۸۱) المرء عند المعامله

(آدمی اپنے معاملہ داری سے پہچانا جاتا ہے)

۸۲) المكتوب نصف الملاقات

(خط آدھی ملاقات ہے)

۸۳) من طلب شیاً جداً فوجه

(جو کسی چیز کی طلب رکھتا ہے اور اس کے لئے کوشش کرتا ہے تو اسے پا جاتا ہے)

(بقیہ صفحہ ۶۱)

۱۹) فارسی میں یک کون کنے پوچھیا کہ عشق کیا ہے کچھ مار وم ان نے کہیا سوختم سوختم سوختم

۲۰) زدیم بر سر رنداں سرانچہ باداباد

۲۱) بعد از عمرے دآں ہم یک نفس

احادیث

۱) الانسان حریص علی ما منع

(انسان کو جس چیز سے روکا جائے وہ اس کے کرنے کا زیادہ خواہش مند ہو جاتا ہے۔

۲) عزت دنیا بالمال، وعزت الاخرۃ بالاعمال

(دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت میں عزت اعمال سے)

۳) المجاز قنطرۃ الحقیقت

(مجاز حقیقت کا پل ہے)

۴) انسان مرآت الانسان

(انسان، انسان کا آئینہ ہے

۵) رایت ربی فی صورت احسن امرد

(میں نے اپنے رب کو بہترین صورت میں دیکھا)

۶) الفقر لا یحتاج الی اللہ والی نفسہ

(فقیر محتاج نہیں کرتا اللہ کی جانب اور اپنے نفس کی جانب)

۷) الصبی صبی ولو کان ابن النبی

(بچہ بچہ ہی ہوتا ہے۔ اگرچہ پیغمبر زادہ ہو)

۸) من مات العزت فقد مات شہید قد قتل عند عزۃ فھو شہید

رجو عزت کے لئے مرگیا وہ شہید ہوا اور جو مارا گیا اس راہ میں وہ بھی شہید ہوا۔

۹) قتل الموذی قبل الایذا۔

(موذی کو ایذا دینے سے پہلے قتل کرنا چاہیے۔

۱۰) الصبر مفتاح الفرج

(صبر خوشی کی کنجی ہے)

۱۱) النوم اخ الموت

(نیند موت کی بہن ہے)

۱۲) الفقر فخری والفقر منی

(فقیر میرے لئے باعثِ فخر ہے اور فقیر مجھ سے ہے)

۱۳) رزقی تحت ظل رمحی

(میرا رزق میرے نیزے کے سائے میں ہے)

۱۴) السخی حبیب اللہ ولو کان فاسقا والبخیل عدو اللہ ولو کان زاھدا

(سخی اللہ کا دوست ہے اگرچہ کہ فاسق ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے اگرچہ کہ زاہد ہو)

۱۵) الدنیا کذب لا یحصل الا بالزور

(دنیا جھوٹ ہے اور صرف جھوٹ سے ہی حاصل ہوتی ہے)

۱۶) الحیاء من الایمان۔

(حیا ایمان کی شاخ ہے)

۱۷) الحق مر

(سچی بات کڑوی ہوتی ہے)

۱۸) رایت ربی فی صورت احسن امرد

(حدیث فی صورت عائشہ)

۱۹) العلم نقطۃ وکثرھا جھال

(علم ایک نقطہ ہے اور اس کی کثرت جہالت ہے)

۲۰) موتوا قبل ان تموتوا

(مرنے سے پہلے اپنے آپ کو موت کے لئے تیار رکھو)

۲۱) السلامت فی الوحدۃ والافات بین الاثنین

(سلامتی تنہائی میں ہے اور آفتیں دو آدمیوں کے درمیان)

۲۲) الصدق ینجی والکذب یہلک (سچائی نجات دینے والی ہے اور جھوٹ ہلاک کرنیوالا)

۲۳) الکذاب لا امتی ۔ (جھوٹا میرا امتی نہیں)

زبان فارسی کا استعمال

(سب رس میں)

۱) جواب ابلہاں خاموشی

۲) ملّا روم کہتے ہیں "پیشِ جہال ابوجہلم محمد بہر دانایاں

۳) آنکس کہ نہ ما بود ز شما ما و شما شد

۴) سعدی نے بولیا ہے عشق میں ایسی چال

نہ صبر در دل عاشق آب در غربال

۵) صحبت کہ بعزت بنود، دوری بہ

۶) غزل گفتش از فراق دل

۷) نرمودگی، آفرنید"

۸) طالب را مطلوب

۹) نام مرد بہ از مرد

۱۰) اول عزت دوئیم نعمت

۱۱) شب حاملہ است مردا چہ زاید

۱۲) این محنت باں راحت نمی آرزو

۱۳) سعدی کہتا ہے۔

دور اندیش جہاں گرد ؛ صاحب تجربہ صاحب درد

۱۴) تا توانی طالب نعل بدمعاش ؛ بہر حالے کہ ملبتشی با خدا باش

۱۵) در دیدہ دوست ؛ با دیدہ خود اوست

۱۶) جو سعدی کتا ہے کہ نہ صبر در دل عاشق نہ آب در غربال

۱۷) ع۔ کس نگوید کہ دوغ من ترش است

۱۸) تونگری بدل است نہ بہ مال، بزرگی بہ عقل است نہ بہ سال

(باقی صفحہ ۵۸)

کام کی باتیں

("سب رس میں")

۱) اس کتاب کا ناوں، سب رس، سب کو پڑھنے آوے ہوس

۲) اگر کسی میں سخن شناسی ہور اسرار دانی ہے، تو یو کتاب گنج العرش بحر المعانی ہے۔

۳) انساں یعنے گیان، جس میں کچھ گیان نیں وہ حیوان

۴) اِنا نو ہی باٹ پاڑیا، کاڑیا سو گنج کاڑیا۔ کچھ نہیں تھا سو لیا پایا، باٹ دکھلایا۔

۵) آپے بھلے تو عالم بھلا

۶) انجننا بچارا بھلا، جاننے پر پڑے بلا

۷) اگر دل تی تمام طلب جاوے، تو جاں نظر سٹے واں خدا چ دس آوے

۸) اپنا ہیڑا آپی کھانا اپنا لہو آپی پینا، تو دنیا میں بھلے آدمی ہو کر جینا

۹) اپنی عزت کی نہیں شرم، سوں دسریاں کا کیا رکھیں گے بھرم

۱۰) اکیلے اچھے تو گیان کوں بل ہے، جہاں دو نین ملے وہاں بڑا کچاٹ وہاں بہوت خلل ہے۔

۱۱) اگر خدا کوں پچھاننے لگتا ہے تو انساں کو پچھان۔

۱۲) اگر پتھر سو برس پانی میں اچھے گا پھوڑے تو پتھر سو کھا، کوڑ آدمی اوپر چکنا دستا و رونے میں سب روکھا۔

۱۳) ایک جھاڑ ایک ڈالی، سبج آکر دوئی ڈالی

۱۴) اصل نے کچھ خطا نہیں، کم ذات نے وفا نہیں

۱۵) اناں سب خوب دستے ولے سن لے جیوا
گھر کوں دیوا تو مسجد کو دیوا

۱۶) افاس نے ہونا سخت، جو اپنی مراد کا ہووے وقت

۱۷) اول نے نہیں رکھیا اپنا قاعدہ - اینال پچتاوے تو کیا فائدہ

۱۸) ایک جاگا نظر ہزار جاگا دل، کون عورت ایسے مردسوں رہے گی مل

۱۹) اپس کوں کھونا تو عشق میں کچھ ہونا -

۲۰) اگر مرد آگ میں پڑو کہے تو آگ میں بھی پڑنا بھاے
وے سو کن کی جھل سو سیا نہ جاے

۲۱) آستین میں کی آگ گھر میں کا دشمن، آدمی کوں آدمی بنیا نا کیا
جانے کوئی کس کے لکھن -

۲۲) آفتاب سب پر پڑتو سٹتا، وے جس میں جوہر ہے وہ چہ جوہر ہوتا
جیوں کے بندے پڑتے ہیں وے جس میں کچھ جوت ہے وو چہ گوہر ہوتا

۲۳) اگر کوئی بڑے کی ادب رکھیا تو نقصان نیں ہوتا، نیں رکھیا تو کوئی کسی
کے کام میں منا نیں ہوتا -

۲۴) اپنا جیو خوش تو زمین آسمان خوش، اپنا جیو خوش تو سب جہان خوش

۲۵) بقول اہل ہند چکنے گھڑے پر پانی ڈھلتا

۲۶) بڑائی مفت نیں آئی، جتنی ہمت اتنی بڑائی

۲۷) بہوت کا نا کرنا ہوس، عزت سوں جتنا ملیا اتناچ بس

۲۸) برا ہے عورت ہور سینے کا درد، جکوئی یاں اپس کوں سنبھالیا سوں بڑا مرد

۲۹) بڑی عقل میں ہانی ملے تو یوں ہے خامی
جوں شراب میں تاڑی جوں دودھ میں کانجی

۳۰) بڑا مکہ بڑا مدینہ سو ماں باپ، عبادت انو کاں سوں دیکھے تو جھڑتے سب پاپ

۳۱) بھلا آدمی کچھ کرتا تو بوجھ کوں کچھ پاتے
کو نیاں کوں سلک دیے تو موں چاٹتے آتے

۳۲) مرہٹی مثلاً :- بہوت جھیلا جھیل جھیلا - بیل کی لاتھکی زھوں با کیلا

۳۳) پہلے لوگاں کی بوجھ ہے گنت - فارسی میں کتے، اول عزت دویم نعمت

۳۴) بڑیاں کی بڑی عقل، ٹھنیاں کی عقل میں ہزار عقل

۳۵) باتاں بہت بڑیاں بہت محتشم، باندھے موٹھی کا بڑا بھرم

۳۶) بڑے سوں بھلائی کرنا، دشمن سوں سگائی کرنا، ناوانگی سراسر ہے۔
۳۷) برائی بغل میں فربائی بات ہیں، کیا بھلی بار اچھے گی ایسے کی بات ہیں
۳۸) بڑے ڈونگر پر ننھا ڈونگر پڑے بھنزنے بھنز جدا ہوے ننھا ڈونگر بانو ہو کر سب جھڑے
۳۹) بڑیاں کی ادب رکھنا اپنی بڑائی ہے، بو بڑیاں تے آتی ہے۔ بو بڑائی ننھاں کو بڑیاں کوں سب کوں بھائی ہے۔
۴۰) پانچ ہور کانچ دو تو ہرے ہیں، وے دانش منداں یاں فرق کرے ہیں
۴۱) تنہائی دانا کا خلاصا ہے، تنہائی دانا کا خاصا ہے
۴۲) تونگری دل سوں ہے نہ مال سوں، بزرگی عقل سوں ہے نہ سال سوں
۴۳) تعجیل شیطان کا اولاسا، صبوری رحمٰن کا خاصا
۴۴) توں ہمیں پیا جدائی ہے، ہمنا تمنا ہیں کیا جدائی ہے
۴۵) جاننے کا کر ان جاننے کا بھائی
۴۶) جسے بخت اسے تخت
۴۷) دکھن کا ہے بو ننلا:۔ جو کوئی آوارن، وہ بھائی ہمارا، جکوئی کرے ہاٹ، ماڑ کالیں نٹ۔ الٹی چلتی دنیا داری بھلے لوکاں کی ہوئی خواری۔
۴۸) جتنیا جیسے بھی آخر مرنا ہے، اپنے خاطر کیا کرنا ہے
۴۹) جو دکھنی مثل ہے۔ مرنا مرنا چوکے نا، ایسا مرنا جو کوئی تھوکے نا
۵۰) جہاں تنے ہمت ہاری، پچھیں وہاں تمام خواری
۵۱) جتنا سکنا اپنا مقصود اپنے دل میں رکھنا۔ دل کا یار، سو یا کے پروردگار
۵۲) جس کے سر پر طمع کا بھار، اس کا سر دایم تلار
۵۳) جھوٹا شیطان کا سالا، جھوٹے کا ذہن دنیا میں موں کالا
۵۴) جکوئی خوب ہے اسے اپنی خوبی چھپانے نیں بھاتا، خوبی چھپانے خوباں کو ہرگز نیں آتا۔
۵۵) جاں دو حبیب ہوتے ہیں راضی. واں دل کی کھلتی ہے بازی
۵۶) جو کوئی اپنا عشق ایسی سوں دھرتا، وہ دوسرے کی نماز کیوں کرتا۔

۵۷) جس نفر تے کچھ خوبی ہو آئی، ظاہر نفر، باطن وو بھائی

۵۸) جو کرنا ہے سو کر آج، کچھ بھلا برا ہوا تو پچھیں کا کیا علاج

۵۹) جس پر مشکل ہے اسے کیا ہونا آسانی، بقول اہل ہند پیاسا کیا منگتا پانی

۶۰) جھاڑ کوں پھل ہونا پھول کوں باس، جس جھاڑ کوں پھول نہ پھل اس جھاڑ کی کسے کیا آس۔

۶۱) جو کچھ ہوتا خدا کا بھاتا، برا وقت کیا پوچھ کر آتا۔

۶۲) جن نے جو کچھ پایا، سو ہمت ہور تدبیر سوں پایا، دولت کوئی ماں کے پیٹ میں تے نہیں لیایا۔

۶۳) جن نے خوب فکر کیا اس کا کام ہوا خوب۔ کہاوت ہے طالب را مطلوب

۶۴) جو سر پانی ہور دانہ، تو وو کچھ ہوا بندی خانہ

۶۵) جہاں ایسی من موہن ہوئی یار، وہاں خضر ہونا کشتی بار

۶۶) جن نے نہیں سنیا بڑیاں کی بات، اس کوں کیوں ہونا نجات

۶۷) جاں گمان وہاں کہاں ایمان

۶۸) خدا گھٹ کیا ہے کاہے کوں گھٹنا جیو گیا تو بی ہمت نہ سٹنا

۶۹) خدا شہ رگ تے نزدیک تر ہے، ولے کیا فائدہ کہ آدمی بے خبر ہے۔

۷۰) خالی ہات آنا خالی ہات جانا، وہاں خدا ہور رسول کوں کیا موں دکھلانا

۷۱) خوشی اجالا غم اندھارا۔ کیا کرے یہاں آدمی بچارا

۷۲) خلق کے موں میں آکر بڑی بات، آسمان ٹوٹیا تو کون دیتا ہات

۷۳) خدا نے کیا ہے مرد کوں نیمے خدا، اس کی بات تے کیوں ہونا جدا

۷۴) خلق نے خدا نیں ہے جدا کیچ ہیں کہ خدا با خلق خلق با خدا

۷۵) دل میں کوڑ کپٹ موں پر دو نو بھلے

۷۶) دانایاں میں یوں چلی ہے بات، العقل نصف الکرامات

۷۷) دنیا جیوں دوپہر کی چھانوں، اس دنیا کوں سر ہے نہ پانوں

۷۸) دنیا میں ہمت کسی سوں نالانا، اس زمانے کے مرداں کوں کیا بنیانا

۷۹) دشمنی دوستی ہو آئی، کھٹائی میں مٹھائی بھائی

۸۰) رن میں گھسنے پچھیں لہوا ہور نہیں تا کیا

۸۱) رام جو جان کر راون پر آئے۔ گھر کے بھیدی نے لنکا جاے

۸۲) رام جو جان کر راون پر آیا تھا یا دے کر بھائی کوں بھا کچہ مارنے فرمایا۔

۸۳) "رام" جیسا صاحب آئے تو ہنومنت جیسا نفر پیدا ہوئے، دریا ہو کر بیٹھے۔ کوئی تو وہاں آئے گوہر پیدا ہوے۔

۸۴) سچے میں نیں ہے جھوٹی بازی، سچے سوں خدا رسول راضی

۸۵) سینے میں شیطان، کیوں آوے یاد رحمان

۸۶) سب تے بے طمع، اس کا خاطر ہمیشہ جمع

۸۷) سوکن اچھے جس تھار، اس مرو تے بی نداں بے زار

۸۸) سوکن کوں دیکھنے کا کتے ناہے۔ جس گھر میں سوکن آئی وہ گھر خراب

۸۹) سینا کس دیکھے بغیر معلوم نیں ہوتا، آدمی بس دیکھے بغیر معلوم نیں ہوتا۔ (سونا)

۹۰) شربت میں نمک گلائے تو کیا سواد دے گا، گلاب میں پچھا نچھ بھرے تو کیا باس لیوے گا۔

۹۱) شبنم چھوٹے پچھیں بھڑ تا ایں، پر کٹے ہوے پچھیں جناور اڑتا ایں

۹۲) غفلت میں کا کلوت۔۔۔ میں سوت

۹۳) علت جاتی ولے عادت نیں جاتی

۹۴) عقل ہمت تے پکڑتی بلندی، ہمت کے سر ہے تمام ارجمندی

۹۵) عزت مسلماناں کا پایا، جنے عزت کوں بھیجیا اُنے خدا کوں پایا

۹۶) عشق دیدار تے پکڑتا زور، عشق کوں دیدار تے لذت ہے کچھ ہور

۹۷) عاشق معشوق دو نام، ولے دونوں کا ایک کام

۹۸) عاشق کنے جو معشوق کے موں کی بات آتی ہے، وہ ایک بات لاکھاں پاتی ہے

۹۹) عشق سوں قوت کرتی عقل ہوی دیوانی، ہتیاں انباریاں سوں ڈبے بکری کنے پچھے کتنا پانی

۱۰۰) عورتاں کوں کنے کم عقل کم ذات، تیاد حی مرداں کی بات

۱۰۱) عورت جیسی قبول صورت اچھے بی اپنی قبول صورتی پر اپنے ناز پر نہ جانا ،
مرد نیمے خدا اس کی خدمت سوں جیو لانا ۔
عورت کی صفت کیا ہے ؟ ناز ، غمزہ ، شیوہ ، چالا ، ناری نرمی ، دل بات پکڑنا
ہنس بات بولنا ملنا ملا لینا ہور محبت کی گرمی ۔
۱۰۲) عورت عجب ہے شکر ، ولے اس شکر میں تمام بھرے ہیں مکر
۱۰۳) کانٹیاں کوں الگ جانا تو باغ میں پھول پانا
۱۰۴) کہاں گنگا تیلی کہاں راجا بھوج
۱۰۵) کیا کام آوے اس نین سو گانڈا ، جس میں ہمت نیں سو خالی بھانڈا
۱۰۶) کتے ہیں کہ بات میں بات آتی ہے ، تو بات کہی جاتی ہے
۱۰۷) کہاں آگ کا شعلہ کہاں برق ، میرے کام کوں ہور دمریاں کے کام
کوں زمین آسمان کا فرق ۔
۱۰۸) کہتے ہیں کہ اول خویش بعدہ درویش
۱۰۹) کام کیا بات تے ، پچھیں کیا فائدہ اس بات تے
۱۱۰) کھانے میں تے اوڑیا لوں ، اتال تمہیں کون ہمیں کون
۱۱۱) گنج کیا بے رنج ملتا ہے ، رنج دیکھتے ہیں تو گنج ملتا ہے
۱۱۲) لاج سٹ کر منگتا منگنہارا ، دینہارا نیں دیا تو شرمندہ ہوتا بچارا
۱۱۳) لذت سب محبت اور پیار میں ہے ، جیسے سواد کتے ویدار میں ہے
۱۱۴) لڑ کر کیا پایا ۔ اپنا بھرم گنوایا
۱۱۵) لڑائی کوں نکو کر بہت اضطراب ، بہوتاں کا ہوئے گا گھر خراب
۱۱۶) موں پو مسجد دل میں بت خانہ
۱۱۷) مصلحت سوں چلنا دنیا کا کارخانہ ، کیں سچا بولے کہیں جھوٹا بہانہ
۱۱۸) معشوق میں اپنی دوری عاشق میں کال کی صبوری
۱۱۹) مست ہتی بادشاہ ہور باگ ، یو تینو بھی ایک جنس کی آگ
۱۲۰) مرد اپنے نانوں پر بہوت گرم اچھنا نہ مرد ، فارسی میں بھی کتے ہیں کہ
مرد بہ از مرد

۱۲۱) مشہور ہے کہ جدھر ہنڈی ڈوبی، اودھر سب کوئی

۱۲۲) مثلا ہے دکن ہیں۔ اگر کوئی سمجھے من ہیں

لوٹ ہیں پوٹ کا کھوٹ، لت ہیں لت غفلت

جیونا تو نیکیچ ہے جو تک ہے نیم دھرم ست

۱۲۳) معشوق کے زخم، عاشق کوں ہے انہ مرہم

۱۲۴) مرد کو موم کا دل عورتاں کوں فولاد کا دل، موم فولاد سوں کیا کرنا بہت مشکل

۱۲۵) موں ہیں تے بول نکلیا پچھیں سو کیا بھر کر آتا ہے،

تیر کماں تے چھوٹیا سو کیا سنبھالیا جاتا ہے

۱۲۶) مرد اپنا ہوا تو اپنا ہے سب گھر

دل بھلا لینا ہی بہت بڑا ہے ہنر

(بہلا)

۱۲۷) ملک ہوا پراگندہ، صاحب سو کر بیٹھا ہر یک بندہ

۱۲۸) نہنے عقل کے آدمی سوں بڑے عقل کے آدمی نے ہیٹ بات کیا تو بہوتچ زیاں ہے

۱۲۹) نعوذ باللہ اگر یو نقصانی غلطی سے بھار نکلے، نڈری برباد دسےگا پیچھے

۱۳۰) وہی عورت بھلی، جو کوئی مرد کے کہے بن چلی

۱۳۱) وقت پر دشمن چپ رہتا، دوست جو کچھ جانتا سو کہتا

۱۳۲) ہمت تے نسبت ہوتا بہت، دنیا ہیں ہمت بڑی نسبت

۱۳۳) ہمت جنے گنوایا، نے دنیا ہیں کیا پایا

۱۳۴) ہر ایک کام کوں چار جنیا سوں مشورت کرنا، مشورت ہیں بہت فایدہ ہے عاقل نے مشورت نا بسرنا۔

۱۳۵) یو بھی بات سنی اچھے گی شاید، شب حاملہ است فردا چہ زاید

۱۳۶) یو وو قصہ کہ چار بلائی جو وہ اُسے سنو گھر کی ریت، بھار کے آکر کھاگئے گھر کے گائیں گیت۔

۱۳۷) یہاں کیا کرے کوئی بات، حکم حاکم مرگِ مفاجات

۱۳۸) یو اپنی حد چھوڑ پر حد چلیا نالایق ہو کر نکلیا۔

خطوط ملا وجہی
(۱)

غیر بنام حُسن

اگر توں مجھ پر غصہ کری ہے تو میرا گناہ ہے۔ غصہ کا ٹھار ہے
ولے دل بے گناہ ہے پاک ہے دل تے توں کیوں یوں بیزار ہے۔ فرد
غیر نے غیر کوں مہر آئی :: دل کوں دیکھ ترس دل اوپر لیائی
ہیں تیری صورت دھو کر کھڑی۔ تو دل کوں بھرکی پڑی تو
دل اس بے ہوشی میں سو راضی۔ دل کیا جانتا میری دغا بازی۔ دل بے
ہوش تھا۔ اپس تے اپے فراموش تھا
مست پر گناہ لازم کرنا درست نیں ہے
مست پر اپنا کپٹ دھرنا درست نیں ہے
جاں دل صاف ہے، واں مست ہور سونے کا گناہ معاف ہے۔ دل عاشق
صادق ہے یوں بدنام ہرگز نا ہونا، وو اگر ہوشیار اچھتا تو یو کام ہرگز نا ہوتا
اپے اپس کے پردے کوں کھولی۔ اپے اپنا گناہ سب آپ بولی۔ مست جانو سونا
مست کیا جانے کیا ہوتا۔ دل کی اغرض تجھ سو نیچ ہے، دل کے دل میں تو پیچ ہے
انے پکڑیا تھا خاموشی پیا تھا داروے بے ہوشی۔ دل تھا بیچارہ بے خبر، پو سب
تھا میرا مکر میں تیری بی گناہ گار ہوں، دل کی بی گناہ گار ہوں۔ بڑا گناہ
کری ہوں تم دونوں کی شرم سار ہوں۔ میں پاپ بہوت کی۔ دونوکوں بی
دغا دی دونو کی محبت میں خلل بھائی۔ ایکس تے ایکس کوں بچھڑائی۔ اتال تیرا
کرم کر تیرا دل صاف رکھ، میں گناہ کری ہوں مجھے بخش معاف رکھ۔ فرد
گناہ کوں بخشا ہیں کچھ منا ہے :: گناہ بخشو کہے تو بخشنا ہے
توں چنز توں چو نسار تجے سب فام ہے گناہ گار کوں گناہ بخشنا بہت بڑا کام ہے
تین گناہ خدا بی بخشتا ہے توں تو آدم ہے، میرا گناہ میں تو سب تیرے عضو کی اتال تیرا کرم ہے

حسن بنام دل

خدا کی خدائی کی سوں، تیری جدائی کی سوں، تیرے اشتیاق کی سوں، تیرے فراق کی سوں، تیری مروت کی سوں، تیری محبت کی سوں، تیرے جلنے کی سوں، تیرے تلملنے کی سوں، تیرے وصال کی امیدواری کی سوں، تیری یاری کی سوں، تیرے آفتاب جیسے موں کی سوں، تیرے کرناں جیسے دوال کی سوں۔ تیرے بادل جیسے بالاں کی سوں، تیرے چاند جیسے گالاں کی سوں، تیرے تارے ویسے نیناں کی سوں، تیری شکر ویسی بتیاں کی سوں۔ تیرے ادھر کی سوں، تیری کمر کی سوں، تیرے دھن کی سوں، تیرے بدن کی سوں، تیرے ناتوں کی سوں، تیری چھاتوں کی سوں کہ توں تحقیق جان لے یار میرا گناہ کچھ نیں، اس ٹھار کی یو بلا غیر نے بنائی ہوا گے۔ غیر نے سلگائی ہیں عاشق تجھے کیا کروں۔ کہیا گیا منجہ نے نیں رہیا گیا۔ منجے بی جھل آئی یو بلا محبت میں اپس پر لے لیائی۔ توں بی عاشق ہے جانتا ہے عشق کی اوکل نشان محبت ہے۔ والا کیا بلا کرتی ہے جھل۔ جھلکا دے جھل کا جھنکاؤ، اپس کوں مار لیتے نیں آتی عار، اتال دوسرے کوں اپنے کیتی بار۔ عشق کی بیری او کل جتنی محبت اتنی جھل۔ جب محبت کو جھل نیں اس محبت کو بل نیں۔ جھل تے معشوق بہت آتی یاد۔ جھل سوں باندے ہیں عشق کی بنیاد۔ محبت جھاڑ جھل پھول، پھول بغیر جھاڑ کیا دسے قبول۔ جاں محبت ہے واں جھل آتی جاں محبت نیں، وہاں جھل کا ہے کوں جاتی۔ — فرد

یاد آتیاں ہلے سو وو راتاں
دل کوں سمجاتے کیاں کرتی باتاں

(۳)

دِل بنام حُسن

تیری خوبی کی سوں، تیری محبوبی کی سوں، تیری مطلوبی کی سوں
تیرے مکھ مقبول کی سوں تیرے سیس پھول کی سوں، تیری انت کی سوں
تیرے سنت کی سوں، تیری متوالی آنکھ کی سوں، قبول صورت ناک کی سوں،
تیرے اس نازک نرم لعل ہونٹاں کی سوں، تیرے ہاتاں کی مہندی لگائی سوں
اس رنگیلے بوٹاں کی سوں، تیرے ناتاں ویسے دانتاں کی سوں، تیری ایلوچ
ویسی باتاں کی سوں، تیرے پھولاں ویسے ہاتاں کی سوں، تیری زلفاں کے تاراں
کی سوں، تیرے گلے کے دھاراں کی سوں، تیرے چاند ویسے جوبن کی سوں،
تیرے چندنی سار کے جھلکتے تن کی سوں، تیری شمز سے ویسے کمر کی سوں
تیری ازوصاں ویسی زرکمر کی سوں، تیری راناں کی سوں، تیری ساق کی سوں
تیرے شوق ہور اشتیاق کی سوں۔ تیرے بالوں کی سوں، توں پینتی ہے
سو اس تیرے پاؤں تلے کے ٹھانوں کی سوں، فرد

عشق اسے مرتبے اوپر آیا
کس لطافت سوں دل نے سوں کھایا

تیرے کنٹھ کی سوں، تیرے لنٹھ مال کی سوں، تیری ٹھنڈی کی سوں،
گال تی سوں، تیری نازاں بھری چال کی سوں، تیرے گھنگرو لے بالاں کی سوں،
تیری قبول صورتی کی سوں، تیری موں موہنی کی سوں، تیری وفا کی سوں،
تیری جفا کی سوں، کہ جو پیا یو رنج پڑیا، تو سو حصہ اگلا تجھے محبت کا چڑیا۔ کہ
یہاں نہ گناہ تیرا ہے، نہ کچھ تقصیر میرا ہے۔ بیت

دو جنیاں ہیں جو کوئی جدائی بھائے
(۳۱) او پیو کہاں ۔۔۔ کیوں نہ آئے

اتنا کری سو یو غیر، اتنال جان دی یو بیر، جول ہاہیں اپنی محبت ہیں
اڑے تھی نیول ہوا اڑو ہا ہماری جدائی کا یو کلکلاٹ اس پر پڑو۔ اتنال خدا جانتا ہے
کہ میرا دل تیرے بات بہت ہاہے۔ میرے دل میں تیرے باب نیں کچھ خلاف۔ اگر
سچ پوچھے گی تو نے من موہن پری، اتنا سب تو نچہ کری۔ اگر توں خیال صورت نظر
وفا ہور تبسم کوں کہہ کر منجے دارو ئے بے ہوشی نا پلاتی، تو تج پر ہور تج پر اپنی
بلا کیا آتی، توں کر لے گئی چھند غیر نے وہاں ایس کوں کری بند۔ اسیچہ تے کتے
ہیں کہ عورت ناقص عقل ہے یو قدیم نقل ہے۔ جتیا عقل مند ہوئی تو بی عورت
کی ذات کا کیا اعتبار ہے عورت کی بات۔ عورت اپنے گھر دار کوں خوب ہے
عورت ساگ بھزی ابسوار کوں خوب ہے۔ گھر کا دھندا اس کا کام ہے
بعض دھندے کا اسے کیا فام ہے۔ چار باتاں کرتے کرتے دور اندیشی
ہوتی ہے۔ ادھر ادھر کہانی حکایتاں کرتے تے دور اندیشی ہوتی ہے۔
بیش بینی عورتاں یوں کتیاں کہ جیا بہت مشکل کہ جوں جیبے، جنوں کوں
تاقل کتے، ویسے عاقلاں اس دریا میں غوطے کھائے ہیں، کوئی موتی پائے
ہیں، کوئی خالی ہات آئے ہیں۔ عورت کی ذات ہزار ایس کوں پنوائے تو
کیا ہوا۔ بھوسے چو کگ یک آدھی بات آئی تو کیا ہوا۔ گھر کی رہن باری،
گھر کا خبر اسے معلوم، بچارگے کاماں کیا جانتی بچاری۔ محبوب کی بات پھول
کا بات، کھلانے بار نیں، باس نکل جانے بار نیں، باؤ بارا اس باؤ
بارے پر کیوں کرنا پنیارا، دانشمند جو کچھ اپے جانتا سو جانتا۔ یو بی
محبوب ہے، محبوب کی بی ایک بات سنتا تو گذرتا، عورت خوب عورتاں
ہیں جس کی رقوم، وہ تو النادر کالمعدوم، جس کوں خدا دیا مان، جب کوں
خدا کا دھیان، جس کو خدا کی پچھان۔ جس کا روشن ایمان، جس کا بڑا گیان۔ فیر نگھڑ
سجان، بارے دل کیا، قصا عجب کھڑیا، چپر ہو پڑیا، توں اگر اس وصال کے جھجے پر
آگے سعتی، تو اس غیر کوں فرصت کاں تے ہوتی ہوشیاری سوں بلاتی، تو اس اس
غیر کے ہاتنے کی دغا کھاتی۔ فرد

کسے کیا بولنا کسے کیا فام ؛ اپنی بدسوں کئے سو توں یو کام

قطب مشتری

قطب مشتری وجہی کی اولین منظوم تصنیف ہے۔ محمد قلی قطب شاہ
کی موت سے دو سال قبل یعنی ۱۰۱۸ھ مطابق ۱۶۰۹ء میں یہ پایہ تکمیل کو پہنچی،
جیسا کہ قطب مشتری میں وجہی سنہ تصنیف کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تمام اس کیا روز بارا منے
سنہ ایک ہزار ہور اٹھارا منے

اس مثنوی میں سلطان محمد قلی قطب شاہ بادشاہ گولکنڈہ کے عشق
کا حال ہے۔ قصہ وہی قدیم طرز کا ہے۔ یعنے محمد قلی قطب شاہ کے باپ
سلطان ابراہیم شاہ کے کوئی بیٹا نہ ہوتا تھا۔ آخر بیٹا ہوا، بڑی خوشیاں منائی
گئیں داد و دہش کی گئی۔ بڑے ہوئے۔ زمانے کے رواج کے موافق تعلیم
دی گئی۔ ایک روز خواب میں ایک نازنین کو دیکھا۔ اس پر عاشق ہو گئے
اب جو آنکھ کھلی تو نظروں میں وہی سماں تھا۔ روز بروز حالت خراب ہونے لگی
بہت کچھ سمجھایا، کچھ اثر نہ ہوا۔ آخر اپنے ایک مشیر عطارد و مصوّر کو ساتھ لے کر پورے
ساز و سامان کے ساتھ اس نازنین کی تلاش میں نکلے۔ راستے میں بڑی بڑی
مصیبتوں اور آفتوں کا سامنا ہوا۔ غرض اس ہفتخواں کو طے کر کے بنگالہ پہنچے ہیں
جہاں کی وہ رہنے والی تھی۔ دونوں میں محبت ہو جاتی ہے اور شاہزادے صاحب
اُسے لے کر گولکنڈہ آتے ہیں جہاں بڑے دھوم دھام سے شادی ہوتی ہے

وجہی کے علم و فضل اور ذوق شعر و ادب پر اس کی مثنوی
اور اس کے نثری کارنامے سے بھرپور روشنی پڑتی ہے۔ وہ عربی سے واقف تھا
فارسی میں دستگاہ رکھتا تھا اور شاعری میں تو اس کا وہی انداز تھا جو خدائے سخن
میر تقی میر کے اس شعر سے ظاہر ہوتا ہے ؎

سارے عالم پر ہوں میں چھایا ہوا
مستند ہے میرا فرمایا ہوا

وجہی نے قطب مشتری میں شرح شعر کے عنوان سے شاعری کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ شاید قدیم ادب میں ایک انوکھی چیز ہے اس بات کی کوئی چیز مولانا الطاف حسین حالی کے مقدمے سے پہلے مشکل سے دستیاب ہوگی۔ اس کی شرح شعر میں تنقید شعر کے بعض ایسے پہلو نکلتے ہیں جو ہر زمانے کے لئے نصب العین کا کام دے سکتے ہیں۔ مثلاً یہ کہتا ہے

جو بے ربط بولے توں بتیاں بتیس
بھلا ہے جو یک بیت بولے سلیس

پھر وہ کہتا ہے

سلاست نہیں جس کیرے بات میں
پڑیا جائے کیوں جھڑ کے کرہات میں

ڈاکٹر گوپی چند نارنگ "اردو مثنویاں" میں قطب مشتری کے بارے میں رقمطراز ہیں۔

مثنوی قطب مشتری دکھنی اردو کی چند مشہور مثنویوں میں شمار کی جاتی ہے۔ وجہی کا انداز بیان فطری ہے اشعار رواں دواں شیریں اور پُر تاثیر ہیں۔ زبان آج سے ساڑھے تین سو برس پہلے کی ہے اس لئے غیر مانوس معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ اپنے زمانے کے معیار کی رو سے وجہی کا کلام صاف اور سلیس ہے اور اس میں تصنع نام کو بھی نہیں۔

تاریخی حیثیت :۔ اس مثنوی کو پڑھ کر خیال گزرتا ہے کہ اس میں عشق ومحبت کے جو واقعات افسانوی رنگ میں پیش کئے گئے ہیں وہ محمد قلی کی عاشق مزاجی کے عین مطابق ہیں اور ان کا در پردہ تعلق محمد قلی اور بھاگ متی کے تاریخی عشق سے ہے۔ اس ضمن میں مولوی عبدالحق کہتے ہیں کہ "ممکن ہے ایسا ہو لیکن کتاب سے اس کا کوئی قرینہ نہیں پایا جاتا۔ وجہی کا مقصد اس مثنوی کے لکھنے سے بادشاہ کے حسن وجمال، شجاعت اور لیاقت کی تعریف کرنا ہے اور بس"

بھاگ متی کا ذکر ابوالفضل نے "اکبرنامہ" میں اور فیضی نے "لطیفۂ فیاضی" میں خود محمد قلی کی زندگی میں کیا۔ فیضی اکبر اعظم کا خاص مشیر کار تھا اور شہنشاہ کو دکھن کے حالات سے رازدارانہ طور پر عرضداشتیں بھیجتا تھا جو بعد میں ان کا مجموعہ "لطیفۂ فیاضی" کے نام سے اسی زمانے میں مرتب ہوا تھا۔ اس کا جو نسخہ حیدرآباد کے سنٹرل رکارڈ آفس میں ہے۔ اس کے صفحہ ۱۶ پر یہ عبارت ملتی ہے۔

محمد قطب الملک مذہب تشیع دارد و معمورہ ساختہ و عمارات پرداختہ بھاگ نگر نام بھاگ متی کہ فاحشۂ کہنہ و قدیم اوست۔

فیضی کے دس بارہ برس بعد فرشتہ نے اپنی تاریخ میں بھاگ متی کا ذکر ان الفاظ میں کیا۔

"آں قطب فلک اجلال در اوائل بادشاہی بر فاحشۂ بھاگ متی عاشق شدہ، ہزار سوار ملازم او گردانیدہ، تا بطریق امرائے کبار بہ دربار آمد و شد می نمودہ باشد"

(تاریخ فرشتہ ج دوم ص ۱۷۲)

محمد قلی کے کلام میں بھاگ متی سے اس کے گہرے تعلق خاطر کے اشارے مل جاتے ہیں، جلوہ، بارہ پیاریوں اور بعض دوسری نظموں میں بھاگ متی کا صریحاً ذکر کیا گیا ہے۔

(محمد قلی قطب شاہ، کلیات مرتبہ ڈاکٹر سید محی الدین قادری زور صفحہ ۹۰، ۱۹۱، ۱۶۴، ۲۱۰، ۲۵۷، ۲۶۸ اور ۳۱۲)

ان شواہد کی موجودگی میں ڈاکٹر زور کا مندرجہ ذیل بیان مثنوی قطب مشتری اور بھاگ متی کے متعلق گتھی کو بخوبی سلجھا دیتا ہے۔

محمد قلی نے بھاگ متی کا خود ہی حیدر محل خطاب دیا تھا۔ یہ اشارہ تھا اس کی اس خواہش کی طرف کہ اس کی محبوبہ کو اس کے اصلی نام سے کوئی یاد نہ کرے اور صرف خطاب یاد رکھے۔ اس مصلحت سے تو اس نے اپنے شہر کا نام بھاگ نگر

بحوالہ ڈاکٹر زور بھاگ متی اور بھاگ نگر، مشمولہ محمد قلی قطب شاہ، حیدرآباد [illegible]

سے حیدر آباد بدل دیا گیا تھا۔

(محمد قلی کا جانشین) محمد قطب شاہ بہت بڑا زاہد اور متقی بادشاہ تھا جس نے مکہ مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا اور جس کی تہجد کی نماز بھی کبھی قضا نہیں ہوئی تھی۔ اس بادشاہ نے اور اس کے استاد حضرت میر محمد مومنؒ نے مسلسل یہ کوشش کی کہ حیات بخشی بیگم مالکہ سلطنت کی والدہ بھاگ متی حیدر محل کے بارے میں لوگ تذکرہ نہ کیا کریں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوگی کہ فیضی اور فرشتہ نے اسے فاحشہ لکھ دیا تھا۔

اس واقعہ کی پردہ پوشی کرنے کے لئے قطب شاہی عہد میں اتنے جتن کئے گئے کہ درباری شاعر ملا وجہی سے ایک مثنوی بطور خاص بھاگ متی کی وفات ۱۰۱۷ھ کے بعد لکھوائی گئی جس میں اصل واقعہ کو کچھ اس طرح بدل دیا گیا کہ (لوگ) اس کے مطالعہ اور اس سے نتیجہ اخذ کرنے میں اب تک غلطیاں و بیچاں ہیں۔ (نذر محمد قلی قطب شاہ صہ ۲۱۹)

غزل (قطب مشتری)

پیو اپنے کوں نک آج میں نس سپنے دیکھی سوے کر
جب پیو چلیا سٹ سیج منج تب اٹھی روے کر

ہٹ بیرہا اپنا سہار نے منج چلچل لاگیا مارنے
نہ جانوں سائیں کار نے بھی اجنوں کیا کیا ہوے کر

نہ پوچھیں ہمن جو تسی کب ملنا پیو سوں ہوے سی
غم بیرہا سب میں سوے سی نا جانے دکھ یو کرے کر

کیوں تانوں بیرہا جھال سکی نیں سکتی ہوں سنبھال سکی
اب کیوں کر پاؤں لال سکی جو ہیٹھی ہٹ تے کھوے کر

یکنتا ئیں سمھیل مرنا دل دوجے پر نا دھرنا
اُس پیو کوں اپنا کرنا اس پاپی جیو کوں کھوے کر

غزل

چلونا جائیں اے سہیلیاں ہمارا لال جاں اچتا
وے کوئی جانتا نیں ہے کہ ڈھونڈو وو کہاں اچتا
نشاں نیں بے نشاں ہے وہ نشاں اس کا نہ کی منجکوں
سکی اڑجائیں پنکھی ہو اگر اُس کیں نشاں اچتا
دو تن کے بول لے سب سارے باو ناچُپ رہ
اگر تجہ نام ہے تو کہہ مرا دو بیو کاں اچتا
کسے میں انت دیوں میر کھلے اب بخت کیوں میرا
نہ ہوتا حال یوں میرا اگر وہ مہرباں اچتا
ہوئے لب خشک نیناں تر ہے جگ میں کوں عاشق کر
کہ سنتی ہور ہیلا ہوکہ چھپ سکی یہ نیں نہاں اچتا

غزل

جس یار کو میں منگتی ہوں وہ یار کہاں ہے
سر سوں سکی چل جاتی وہ نے ہار کہاں ہے
دل ہات میں تجہ چھین لے کر نکھاٹ گیا ہے
دو یار دغا باز جھوٹے مار کہاں ہے
مشتاق کے بازار میں میں بیچتی ہوں جیو
دلال کدھر ہو خریدار کہاں ہے
عاشق تو مج ایسے سکی لاکھاں ہیں ولیکن
معشوق سو اس دور میں اس سار کہاں ہے
دیدے مرے نا دیدے جو دیدار دیکھے تجھے ۔ مج صبر دیو نہار وہ دیدار کہاں ہے

غزل

دلبس دھن مکھ بیچ نیناں کہ موتی نرمال ہیں ڈھلتے
لٹاں چھٹ تن اُپر یوں ہے بھونگ جیوں نیر پر جھُلتے

بدل رنگ سیام کھن کُنتل بین ابلق نپٹ اچپل
کہ کالے ڈونگر کے تل بچے ہرناں کے او چھلتے

لٹنی اٹرا پہ ابس کٹکی نپٹ بسرز دا دک ہٹ کی
چھُڑاے ناگ نج لٹ کے سینہارے دیک کر چلتے

دیکھت دھن نین چنچل کھا کر مچھیاں دعوی کیاں آکر
تو سب جگ یوں پکڑ لیا کر کڑائی منج لیا تلتے

نیں دوست چنچل کے اچھیں بیچ مُکھ نرمل کے
کنول پر بُند جیوں جل کے سورہ رنا بائٹے ہلتے

دسن نے جگمگی جوتی امولک دھال گنج موتی
دریا دیک رشک نے روتی سنارے حسد تے جلتے

ڈُول دھن پینے کاناں ہیں کہ سرپ پھولیا ناں ہیں
سورج چاند آسماناں ہیں بچارے لاج تے گلتے

تلک پھندنا نہ ساجے کیوں کہ منک موتیاں کی لڑھے یوں
کبھی مخمل کنول پر جیوں سو موتی آج جھل جھلتے

(غزل گنگنس محمد قلی قطب شاہ)

ہا عشق میں پیا سو چڑ پاتے اثر منجے
سُد عقل فہم چھین کیا بے خبر منجے

دھن مکھ اگن میں پڑنے سمندر ہوا ہو آج
طوطی نہیں ہوں میں کہ جو بھاوے شکر منجے

پُھسلا سکے خوبی سیں ہچ بیجاتا بانے کر (پھسلانے)
شاندے بو عشق آج اندر کد منجے

ہاتف خبر دے بیگ اگر دوست ہے مرا
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر منجے

باول ہو باد زاد پھروں دشت میں اتال (تھنے)
نا بھاوے سنگ چلہ کسی کا نہ گھر منجے

ہاتف مجے خبر دے اگر دوست ہے مرا (ن)
کس رات آملے گی وہ چنچل سندر منجے

اب بھاوتا ہوا ہوں بسمیں بھاونیاں کوں چھوڑ
دھن بھاوتے وو کھینچ لے اپنے ادھر منجے

پیارا سیج پر آیا پیارا جیو تے پیارا ہوا ہو
برہ منج دل ہیں تے نکلیا سو جیو او ساس بارا ہو

برہ کی آگ تے تن پر ہر یک یاقوت کا دانا
لگیا ہو لے تے ٹھنڈا منج رہیا تھا جو انگارا ہو

سکی مکھ شمع سمد میانے جو منگے ہیں تری تجھے
الک گُل ہات ہیں لے کر پتا نل اس ہیں چارا ہو

انکھیاں دو ہور پلکاں تو چہ دشمناں ہیں سب
ادھر عیسیٰ اندر شہ کا وہاں اچنا ہمارا ہو

سورج خوش رنگ ہیں بی ہے کرن جیوں موقلم لے کر
عورت شہ کی لکھن آیا عطارد اب چپتا را ہو

پھنداں دو جیو رحال ہور الک کی کنڈلاں جنزماں
تلک آیت ہے تل مطلق دسے جیبد پیارا ہو

ستارا بخت کا میرا سورج کے بُرج ہیں آیا
کہ جھمکیا آج میرے گھر قطب شاہ چاند سارا ہو

غزل

(غزل گفتنش مثنوی از فراق محمد قلی قطب شاہ)

طاقت نہیں دوری کی اب توں بیگ آمل رے پیا
تج بن منجے جیونا بھوت ہوتا ہے مشکل رے پیا

کھانا پیرہ کیتی ہوں میں پانی انجھو پیتی ہوں میں
تجتے بچھڑ جیتی ہوں میں کیا سخت ہے دل رے پیا

ہر دم توں یاد آتا منجے اب عیش نیں بھاتا منجے
بیرہا یو ستاتا منجے تج باج تل تل رے پیا

تج تن تپش جانے نیں تج ٹھار جیو مانے نہیں
منج دل مندھر جانے نہیں کیتا دے منزل رے پیا

تو جیوں میرا ہیں سو دل تج سات رہنا کیوں نہ مل
دن رات ہیں میں ایک تل نیں تج نے غافل رے پیا

غزل

تج مکھ کے درس کا یو سورج سو داسی ہے ہا تج نور جھمکنے تے سب جگ میں روشنی ہا ہے

زر نار نارے ریچ بہر گال پر سہانے ہا یا چاند کے کنارے خوش رنگ چندنی ہا ہے

دل عاشقاں کے تل تل ہی کی بعر تی نیں ہا کیا شوخ چلبلی توں غمزیاں بھری کھتی ہے

کاجل کجل سو بھر کے پلکاں سو سحر منتر ہا غمزا سو نیں تیر اسو کا سو نس انی ہا ہے

برہے کے دکھ لٹک ہیں یوں بیٹ کر رھیا ہیں
تو اپنے عاشقاں ہیں سو دھن منجے گنی ہا ہے

رباعیات ملّا وجہی

ہیں نار ہوں اس شہر تلک جائے بن — چنچل سکی کا چک درس پاے بن
اُس جیو دِوانے کوں کیوں ہوے قرار — اس نار کو اِس ٹھار کے کر آے بن

(رباعی گفتن ابراہیم شاہ)

عاشق ہے جکوئی پند اسے بھاسی نا — سر ہے تلک اس باٹ ہیں تے جاسی نا
کیا کام منا عشق نے کرتے ہیں اُسے — ہرگز کسی کے کی منے دہ آسی نا

کو شاہ ہو اس باغ منے آوے گا — کو شاہ منجے نیہ سوں گلے لاوے گا
کو شاہ ہمیں ملکے یہاں بیٹھیں گے — کو شاہ سوں مل جیو خوشی پاوے گا

اس باغ منے آج جو آئی ہے پری — بکدل سنی جیو تجسوں لگائی ہے پری
بھو دھات اُس سات مجالس کوں سنگار — ای شاہ تجے بیگ بلائی ہے پری

خوشحال ہو جیو آج خوشی پاتا نہیں — پیتا ہوں شراب ہور اثر آتا نہیں
کانٹیاں کے عرب دِستے ہیں پھول سب — تجبا ج سکی باغ منجے بھاتا نہیں

ہیں آج نبگالے کی طرف جاتا ہوں
مقصود جو ہے دل ہیں سو سب پاتا ہوں
یا دھن کے کن اُس شہ کو بلا بھیجوں گا
یا شہ کے کن اس دھن کوں لے کر آتا ہوں

رُباعیِ خواندنِ مشتری

تج یاد بنا ہور منجے کام نہیں — نس جاگتے جاتی ہے دن آرام نہیں
بن تج منجے منگتی ادکھ جیو ولے — توں کیوں منجے منگتا سو کچھ کام نہیں — اُنے سو

دنیا کے سو لوگاں میں وفا دستا نیں — ڈھونڈ دیکھی جتا باج جفا دستا نیں
بے مہر نبی آدم ہے اس سوں سکی — دل باندنے میں کچھ نفا دستا نیں

پردیسی ہوں پردیس میں ہے ٹھار منجے
پردیسی ہو رہنا اہے ناچار منجے
طاقت ارے صبر توں بھی کچھ اُبریانیں
اب کو ملے گا کوؤ میرا یار منجے

---

۱) الٰہی نوں حس دے ہر اک کام میں — میرا ناؤں کر خاص ہور عام میں
۲) ارے دل توں غفلت میں نے بجار ہو — کتا سوئے گا ٹک توں ہشیار ہو
۳) انگے بائیں ہے ہور پیچھیں کنوا — اندیشا نکو کر ہوا سو ہوا
۴) ایس گھر میں اج نا نکلا بھلا — برا ونت ہے دیک چلنا بھلا
۵) بنایا توں آدم کوں بھو جاؤ سوں — سو خاک ہور اگن پانی ہور باؤ سوں
ملنہار یکٹھا نیں ہے بوچار — تیرے ڈر تے ملکر رہے ایک ٹھار
۶) بڈھیاں کوں کہاں عقل سنپور ہے — کہ سائٹے و بڈنمائی تے مشہور ہے
۷) بڈھیاں میں سو سچ گیان کابل نہیں — درست ہے بڈھے جھاڑ کوں پھل نہیں
۸) بلند مرتبا جھوٹ تے ہوئے پست — دنیا میں نیں سچ تے کچ خوب لبت
۹) بیباشہ کے انصاف نے یوں دکھن — کہ بستا ہے پانی نے جیوں پھول بن
۱۰) تجے آگ جلتی تیرے ہاک تے — جنگل پکڑے باگاں تری دھاک تے
۱۱) پریشان حیران بے تاب تھا — نہ کچ اسکوں آرام نا خواب تھا
۱۲) پتیا نانو کوں کہو کیوں گکر — کہ دل میں برے خوب ہیں موں اوپر
۱۳) پیالا پینے کوں مزاوار اہے — کہ معشوق من بھاوتا جاں اہے
۱۴) پڑے پانوں ماں باپ کے شہ نول — کہ ہے بہشت ماباپ کے پانوں تل
۱۵) توں باری ہر ایکیں سوں ناجوڑ یوں — توں دل کوں نکو مو کلا چھوڑ یوں
۱۶) توکل خدا پر جو کرتا اہے — نہ ہرگز کسی نے ڈرتا اہے
۱۷) ترا ہور میرا سو یک حال ہے — دو مچھلیاں بچاریاں کوں یک جال ہے
۱۸) تو میرے انگے کی نمضی ہو کے یوں — جھٹانی مری بات لوگاں میں یوں
۱۹) تجے جھوٹ ہور سچ برابر ہے سب — نہ تجمیں ملا ذا نہ تج میں ادب
۲۰) جو ہر بار یوں خواب میں یار آئے — تو عاشق کوں بن خواب ہی کچ نہ بھائے

۲۱) جتے اِس زمانے منے یار ہیں — دغا باز عیبار چھنن یار ہیں

۲۲) جو باتاں میں دو یار ٹک آئے گی — ہتیلی میں لیا بہشت دکھلائے گی

۲۳) جوانی دیوانی اغل (عقل) وند نخیں — جوانی ہوے بند اپنے بند نخیں

۲۴) جو یک گھڑی تے عود کوں کوئی جائے — تو سو گھڑی لگ اس عود کا باس جائے

۲۵) جسے کیچ طمع نیں ہے وہ خوار نیں — بھلا ہے وہی جو طمع دار نیں

۲۶) جے مومن مسلمان دل نرم ہے — نشان اُس کے ایمان کا نرم ہے

۲۷) جسے عشق کا زور اچھے سر بسر — اسے ٹھنڈ ہور دھوپ بارا کدھر

۲۸) جکیچ کام مقصود اچھے ہور بات — سو لکھ بھیج دیوانے جاتے کے ہات

۲۹) دکھن تے بنگالہ بہوت دور ہے — بندا ایسے کاماں تے معذور ہے

۳۰) دکھن سانیں ٹھار سنسار ہیں — پنچ فاضلاں کا ہے اس ٹھار ہیں

دکھن ہے نگینہ انگوٹھی ہے جگ — انگوٹھی کوں حرمت نگینا ہے لگ

دکھن ملک کوں دھن عجب ساج ہے — کہ سب ملک سر ہور دکھن تاج ہے

دکھن کوں جو دیکھے گی اے نار توں — نہ کرسی کہیں یاد بنگالہ کوں

دکھن ملک بھو بنچ خاصا اچھے — تلنگانا اس کا خلاصا اچھے

۳۱) دیکھیں کام اس ہو سنچ ہات آج — کہ منلا اچھے ایک پنت ہور دو کاج

۳۲) رکھے ناز و ناز سوں یک جہاں — سو لج چاند سجدا کریں آ وہاں

۳۳) رہی چوٹی یوں پیٹ پر چھب سوں آ — پٹی پر اچھے جیوں الف ثلث کا

۳۴) رہی دوستی یوں وہ اس دوست سوں — کہ جیوں مغز ملکر اچھے پوست سوں

۳۵) زلف لام الف قد دہن میم ہے — یو خوبی سوا اسکیچ تقسیم ہے

۳۶) زبان من منے لٹ پٹانی اچھے — نہیں بات یکا شک آتی اچھے

۳۷) سُنے نیں کے مجنوں دُکھیں تب سیا — سو لیلیٰ کی خاطر وو کیا کیا کیا

۳۸) سُنے نیں کے فرہاد سے یار نے — دیا جیو شیریں کے کارنے

۳۹) سو یوں عدل اب شاہ کرتا اچھے — کہ کوے کوں دیکھ باگ ڈرتا اچھے

۴۰) شُہاتی ہے دھن شاہ خوش فام سوں — کہ گمتی ہے سیتا مگر رام سوں

۴۱) علیؓ کا محب نیں جکوی سچ توں جان — حرامی پنے کا وہی ہے نشان

۴۲) عمل کا تو نیں گنج کچھ میرے پاس — ولے تیری بخشش کی ہے بھوت آس

۴۳) عجب کچھ خوشی ہور انند حظ ہے واں — سو عاشق و معشوق ملتے ہیں جاں

۴۴) غصا نار کا یوں ہے اس نار میں — کہ جیوں آگ اچھتی ہے انگار میں

۴۵) کمینا بند اسب تے کمتر ہوں میں — گُھر کر منجے توں کہ کت کر ہوں میں

۴۶) کہ بچاں کبوڑے کا جو باس ہے چھپناں — نہ رکھ سکسی ہر گز ایسے کوئی سنبھال

۴۷) کہ کامل مثل کہہ گئے یوں انگے — منگوں دید میں وید سو ڈھنگ کوں منگے

۴۸) کہ معشوق جال میں وہاں بھائے کیوں — پیا لا پیا بن پیا جائے کیوں

۴۹) کہ غصے سوں منج پر اپٹتی ہے توں — کہ جلتے اُپر تیل سٹتی ہے توں

۵۰) گھنگرٹ بکھول یو ہے لئے ذوق سوں — سو چولی کے بند توڑ سب شوق سوں

۵۱) لگی آگ جگ کوں یو گلزار نیں — بہشت و دوزخ ہے واں اگر یار نیں

۵۲) لطیفا جو کرنا تو اس بند سوں — کہ جیوں بات میں راون اچھے چھند سوں

۵۳) رلیا اُس کوں پھسلا کے توں اپنے گھر — بُلا قاضی کوں ہور دہال نقد کر

۵۴) محبت میں ہوتا جہاں جگ اسیر — برابر ہے واں بادشاہ ہور فقیر

۵۵) ہوا گا وو بی کچھ نیں جانتا — پر بالاں کوں بی آ کے رنجانتا

۵۶) مثل جگ میں مشہور یو ہم اچھے — کہ ہر یک خوشی کے پچھیں غم اچھے

۵۷) نہیں بات کہنے کی یو کھول کر — کہ سمجھاؤں اب کس کوں میں بول کر

۵۸) نکلتی ہر یک آہ یوں شاہ تے — کہ تو دیکھن کباب ہوئیں اس آہ تے

۵۹) نہ یک جنس لگ جنس محبوب ہے — جو بھاوے اپس کوں وہی خوب ہے

۶۰) نہ یاری کے لائق ہر یک یار ہے — ہزاروں میں یک کوئی وفادار ہے

۶۱) نہ ڈر کر کسی تے نڈر ہوڑنا — اگر ڈر اچھے تو بی ڈر نیں کرنا

۶۲) نہ مسجد نہ بتخانے کا کام ہے — کہ پروانے کوں شمع سوں کام ہے

۶۳) نہ واں جا کے اپنے کوں کیں ٹھار ہے — نہ واں آشنا کوئی نا یار ہے

۶۴) نہ سن بات عورت کی بد ہے بڑی — اگر خوب اچھے نی شکر کی چھڑی

۶۵) نہ ہوئے کام اس کام پر ہوئے بن — کہ ما دُو و دیتی نہیں روئے بن

۶۶)	ہوا رام میں دل ہیرا رام نیں	یو دل کیا کرے گا منجے خام نیں
۶۷)	ہنر ہور محبت جب ملے ایک ٹھار	تو دولت غلام ہور خدا ہوئے یار
۶۸)	ہر یک گوپنی شہ کی جیوں ماہ ہے	کہ اس دور میں کیشن او شاہ ہے
۶۹)	ہوا پرکٹ اس کا حسن یاں تلک	کہ یوسف کی خوبی کوں بسریا ہے جگ
۷۰)	ہر یک مشکل آسان کرتا ہے وو	کہ قادر ہے قدرت جو دھرتا ہے وو
۷۱)	بیاتن انھا پاک صاف ہور ہنوار	کہ ہاتاں پھسلتے تھے بے اختیار
۷۲)	بنیا اپنے کوں جانتا خواب نیں	ہنسی میں برا مانتا خوب نیں
۷۳)	یو باتاں تجے کون سکھلائے ہیں	وہ قصّا جو میکے کوں وانت آئے ہیں
۷۴)	بیاخیب تھا وو ہوا دار ٹھار	کہ جنت لیوے واں تے رونق ادھار
۷۵)	یو قصّا وو مسلا ہوا دکھتی	بھروسے کیرے بھیس کیٹرا جنی

عربی، فارسی کا استعمال

(قطب مشتری میں)

(غزلیات و رباعیات کو چھوڑ کر حسبِ ذیل سرخیاں ملتے ہیں)

۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین

۲) حمد

۳) در مناجات باری تعالیٰ جل جلالہ

۴) در صفت عشق گوید

۵) در شرح شعر گوید

۶) وجہی تعریف شعر خود گوید

۷) مدح ابراہیم شاہ گوید

۸) تعریف صفت فرزند گوید

۹) صفت میزبانی

۱۰) بخشش کردن ابراہیم قطب شاہ
۱۱) صفت شباب شہزادہ
۱۲) صفت مجلسِ طرب
۱۳) آگاہی یافتن ابراہیم از عشق محمد قلی قطب شاہ
۱۴) مشورہ مادر و پدر شہزادہ
۱۵) تدبیر تسکین شہزادہ
۱۶) مشورہ عطارد
۱۷) اجازت خواستن محمد قلی قطب شاہ از پدر و مادر
۱۸) رخصت شدن شہزادہ
۱۹) کشش محمد قلی اژدھارا
۲۰) رفتن عطارد سوے بنگالہ
۲۱) آراستنِ محل مشتری
۲۲) دیدن آرائش محل و انعام دادن مشتری بہ عطارد
۲۳) عشق کردن مشتری از دیدن تصویر قطب و پند دادن دائی
۲۴) پرسیدن مشتری و خبر صورت محمد قلی از عطارد
۲۵) تعریف کردن عطارد پیش مشتری از محمد قلی قطب
۲۶) یاد کردن مشتری محمد قلی قطب شاہ
۲۷) حالت مشتری در فراق محمد قلی قطب شاہ
۲۸) نامہ نوشتن عطارد بہ قطب شاہ
۲۹) بشارت یافتن شاہ و رخصت شدن از مہتاب
۳۰) روانہ شدن شہ بہ سوے مشتری
۳۱) آوردن مشتری محمد قلی را بہ محل
۳۲) گفتن مریخ خاں حال خود را پیش محمد قلی
۳۳) گفتن از مریخ خاں حال قطب شاہ پیش مشتری
۳۴) مشورت کردن محمد قلی قطب شاہ با مشتری

۳۵) دادن محمد قلی قطب شاہ مریخ خاں را پادشاہی بنگالہ

۳۶) رسیدن محمد قلی قطب شاہ با مشتری پیش مادر و پدر

۳۷) دادن ابراہیم قطب شاہ بادشاہی خود بہ محمد قلی قطب شاہ

۳۸) بردن محمد قلی قطب شاہ بکارت مشتری

۳۹) دعا درخواستن محمد قلی قطب شاہ

۴۰) رستن شاہزادہ از نہلکہ دریا

۴۱) رضا گرفتن شاہزادہ از عامل بہ ہوس دیدن اصل (رود)

۴۲) بازگشتن وزیراں و رفتن شاہزادہ پیشتر

۴۳) رفتن شاہزادہ پیش عابد و راہ نمودن او

۴۴) بازگشتن شاہزادہ از مغرب و سوار شدن بہ کشتی

۴۵) سوار شدن شاہزادہ بہ کوہ کہ دختر پادشاہ مغرب بود

تاج الحقائق

تاج الحقائق کا مصنف ؟ کے بارے میں میرا ایک مراسلہ ہفتہ وار ہماری زبان علیگڈھ بتاریخ یکم فروری ۱۹۷۲ء کو شائع ہوا تھا۔ مضمون حسب ذیل ہے

تاجُ الحقائق کا مصنف .... ؟

یہ بات ابھی تک ثابت نہیں ہوسکی کہ تاج الحقائق کا مصنف کون ہے۔ کس نے لکھا ہے۔ کیا یہ کتاب ترجمہ ہے یا اصل ہے۔ کچھ اندازہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر عبدالحق، ڈاکٹر زور صاحبان نے اس کا ذکر کیا تھا کہ میران جی یا ملّا وجہی کی تصنیف ہے لیکن انہوں نے بھی پورا ثبوت نہ ملنے کی وجہ سے خاموشی اختیار کی۔ ڈاکٹر عبدالحق نے قطب مشتری، "سب رس" شائع کروائی۔ اگر ان کو یقین ہوجاتا اور ثبوت مل جاتا تو کبھی کی تاج الحقائق ملّا وجہی کے نام سے شائع ہوجاتی۔

تاج الحقائق کے کئی نسخے ملتے ہیں۔ ابھی تک ہم دکنی نثر کی اتنی بلند پایہ کتاب کا مصنف کون ہے جان نہیں سکے۔ کس زمانہ کا ہے۔ کس عہد میں تھا، کب پیدا ہوا کب مرا، کچھ بھی نہیں معلوم ہوسکا، اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس کا نام تاج الحقائق ہی ہے۔ کتاب میں تین چار نام ایک ساتھ ملتے ہیں کتاب تاج الحقائق، رواج الحقائق، سراج الحقائق، معراج الحقائق

ڈاکٹر نورالسعید اختر نے حال ہی میں تاج الحقائق مرتب کی ہے اور شائع کی ہے (جو کہ ان کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ہے) وہ بھی ملّا وجہی کو تاج الحقائق کا مصنف پیش کرتے ہیں ناکام ثابت ہوگئے ہیں)

صاحب موصوف نے سو صفحات تاج الحقائق کا مصنف ملّا وجہی کو ثابت کرنے کے لئے صرف کئے ہیں۔ ان صفحات کا مطالعہ کرنے کے بعد بھی کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوئی۔ نہ ملّا وجہی کی تاریخ پیدائش معلوم ہوسکی نہ اس کا وطن۔ نہ خاندانی

حالات نہ تاریخ وفات۔

فرض کرو کہ اس کتاب کا نام تاج الحقائق ہی ہے تو اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کسی مرشد کامل نے اپنے مریدوں کے لئے لکھی ہے۔

اس کتاب میں عربی، فارسی، گجراتی، مرہٹی زبانوں کا استعمال بہت زیادہ ملتا ہے۔ کتاب شروع ہوتی ہے اس جملے سے "کلام مولانا وجیہ الدین محمد صلی علی محمد جنو کی بات ہیں سند"

اس کے بعد کسی وجیہ الدین کا ذکر نہیں ملتا۔ اگر ملا وجہی کا کلام ہوتا تو وہ اپنا ذکر دوسری جگہوں پر بھی ضرور کرتا۔ کیونکہ دونوں کتابوں میں اس نے کئی جگہ ذکر کیا ہے اپنے اشعار استعمال کرتا لیکن اس میں اشعار بالکل ہی نہیں ملتے ملا وجہی مرید ضرور تھا لیکن مرشد کامل نہیں تھا اور نہ اس کے مریدوں کا کہیں ذکر ملتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں مریدوں کو تلقین دی گئی ہے دو جگہوں پر شمس العشاق لکھا ہوا ملتا ہے

"۔۔۔۔ ہمیں سلطان العشاق (شمس العشاق) ہیں یوں ہماری ارشاد ہے"

(تاج الحقائق مطبوعہ صفحہ ۱۶۳)

"کیا واسطہ کہ ہمیں الف العشاق ہیں، ہمیں ہادی العشاق ہیں، ہمیں عشق العشاق (شمس العشاق) ہیں، ہماری بات حق ہے جیکچ ہماں کہیں ہیں سو حق ہے" (تاج الحقائق مطبوعہ صفحہ ۲۲۷)

میرے خیال میں تاج الحقائق شاہ میراں جی شمس العشاق یا ان کے خاندان کے کسی بزرگ نے ترتیب دی ہے۔ معرفت الٰہی کا درس کسی مولانا یا ملا کے بس کی بات نہیں۔

گول گنبد بیجاپور کے میوزیم میں مجھے ایک قلمی نسخہ دیکھنے کا موقع ملا، جس میں ایک بوسیدہ ورق پر وجیہ الدین کے بارے میں معلومات ہیں ملاحظہ ہو:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلفاء رشید حضرت قطب الاقطاب حضرت شاہ وجیہ الدین

علوی شطاری قدس سرہ العزیز کہ اکثر از بینہا دانشمند محقق کہ علماء محقق بودند
ازانجملہ مصنف متن وشروع بودند اکثر از بینہا قطب دوبی بودند و اکثر از بینہا کم
نام بودند وشوق وخرابات حق درواغ کردہ سرلعمراواوہ اند وبعضے از بینہا کہ
بعلاقہ علم وتعلیم وبقدمہ ریاضت وتلقین اشتہار دارند بجسب قلت معرفت خود
دربینہ محل جمع نموون اند، اسامی ہا مخدوم زادہ ہای شریف یکہزار چہارصد کامل
شدند۔ خلفاء دیگر سید عبداللہ سجادہ نشیں جان شاہ محمد میاں عبدالحق، میاں
عبدالواحد سید بہاوالدین برادر حضرت میاں جو مولانا حسن فرانجی محدث، میاں
شیخ صالح ہیوبے، میاں شیخ فرید محدث، میاں شیخ عبدالغنی میاں شیخ کجن درویش
میاں شاہ راجی جیو درویش میاں عبدالعزیز محدث میاں شیخ جو قیبی درویش
از حضرت سید صبغۃ اللہ مدنی بہروچی شیخ ابوسعید نانہ شطاری سید کے
الطاؤس لاہوری، شیخ بایزید سرہندی، شیخ کمال محمد سید برہان گجراتی
برادر حضرت میاں جو سید فیز جنہ جانیں مولانا سید محمد یاسین سرہندی
میاں حبیب گجراتی، میاں شیخ عبدالقیوم، میاں شیخ سلیم سارنگپوری ہر دو خلفاء
صاحبان از بیار سید غلام علی از غلامان حضرت شاہ وجیہ الدین علوی قدس سرہ

اردو نثر کا آغاز اور ارتقا میں ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ نے وجیہ الدین
نام کے دو بزرگ کا ذکر کیا ہے

۱ - وجیہ الدین یوسف :- ایک وجیہ الدین یوسف شیخ نظام الدین
بدایونی کے معاصر تھے لیکن کسی بھی تذکرے سے ان کا صاحب تصنیف ہونا نہیں پایا جاتا
۲ - وجیہ الدین علوی گجراتی :- دوسرے وجیہ الدین علوی گجراتی میراں جی
کے معاصر تھے۔ اس لئے یہ قیاس بھی ٹھیک نہیں ہوتا کہ میراں جی وجیہ الدین
کی کسی تصنیف کا اردو ترجمہ کیا ہوگا۔ اس کے برخلاف اس عہد کی تائید میں
بہت سے دلائل ملتے ہیں کہ وجیہ الدین اس کتاب کے مصنف ہیں۔ حکیم
شمس اللہ قادری (اردوئے قدیم طبع ثانی صفحہ ۲۴) ڈاکٹر عبدالحق (اردو کی نشوونما

میں صوفیائے کرام کا کام ص ۳۷) پروفیسر حسن عسکری (مطبوعہ روئداد ہسٹری کانگریس منعقدہ ناگپور سنہ ۱۹۵۰ء) سب نے وجیہہ الدین کے اردو میں صاحب تصنیف ہونے کا تذکرہ کیا ہے۔

حکیم شمس اللہ قادری لکھتے ہیں "آپ کے مریدوں نے "بحر الحقائق" کے نام سے آپ کے ہندی ملفوظات جمع کئے ہیں

ڈاکٹر رفیعہ سلطانہ "تاج الحقائق" کو شاہ وجیہہ الدین گجراتی کی تصنیف بتلاتی ہیں۔

تاج الحقائق کے تصوفانہ مسائل سمجھنے کیلئے درگاہ ہاشم پیر بیجاپور کے قلمی نسخے سے چند نکات پیش کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

باب طریقت	ممکن الوجود
قلب منیب	ذکر قلبی
نفس لوامہ	روح متحرک
موکل میکائیل اسرافیل	عقل وہم
منزل ملکوت	شہادت وجدا
شغل ہفت	پردہ الوہیت

بات حقیقت	ممتنع الوجود
نفس مطمئنہ	ذکر روحی
روح ناطقہ	قلب سلیم
موکل عزرائیل	عقل کمان
منزل جبروت	شہادت عمدا
شغل ہفت	توحید احوالی

عارف الوجود	بات معرفت
ذکر سرّی	نفس ملہمہ
قلب شہید	روح قدسی
عقل آگاہ	موکل بہتر جبرئیل
شہادت شہدا	منزل لاہوت
توحید ذاتی	شغل ہفت پردہ غفلت مقام قرب
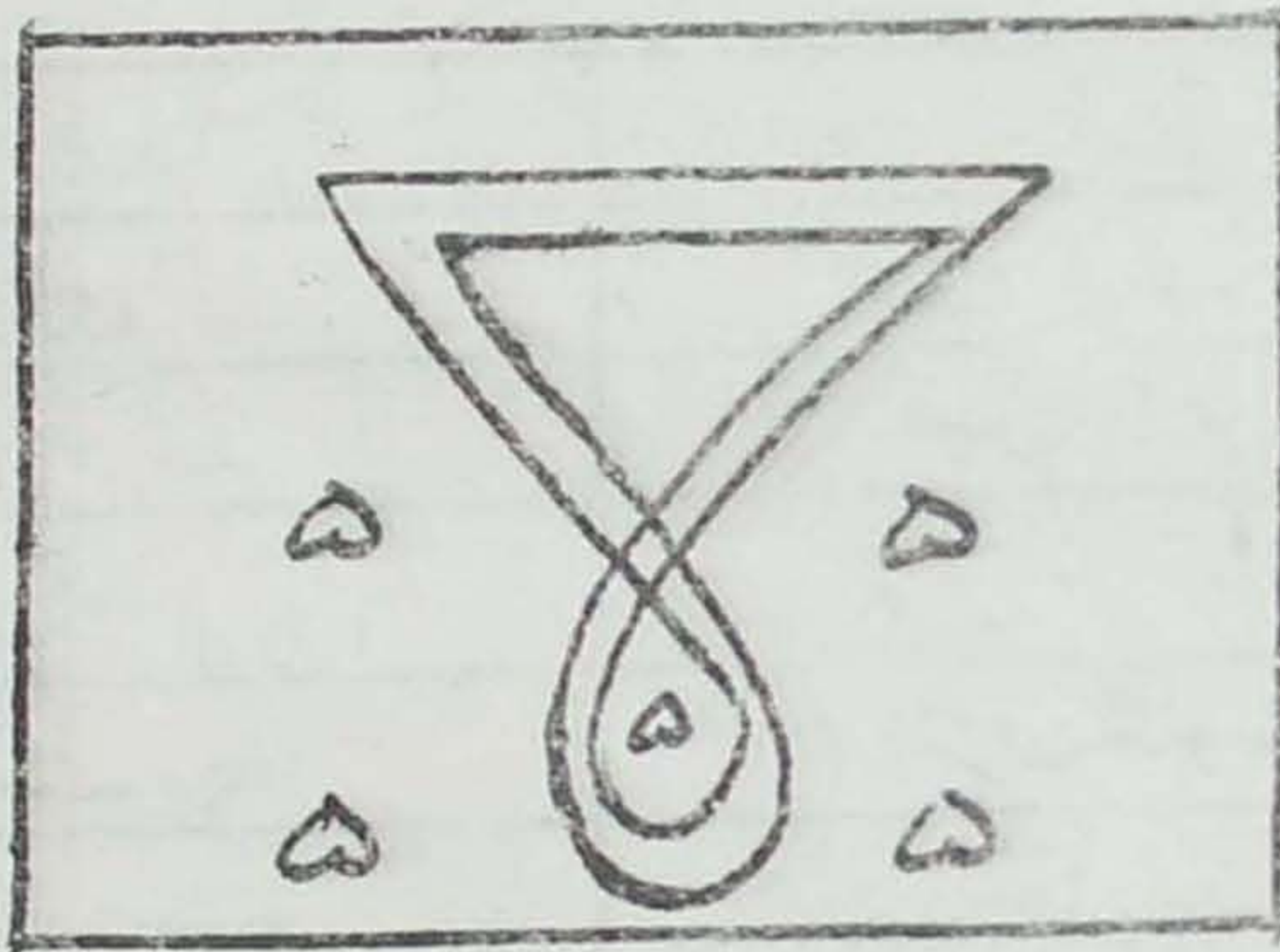
تاج الحقائق

۱) اگر خودی مری تو خدائی ہوئی و اگر خود مری تو خدا ہوئی

۲) آن ہے سو جبات ہے۔ تن کوں ان تہی قوت ہے۔ من کوں ان نی قوت ہے

۳) اپنی ہات تی ہیں ہوتا سو کام کرنی جا کر ایسکوں ہلاک کرنا کون فرمایا ہے

۴) اپنا دل پاک ہوا تو تماشی کوں گلا ونت خالی ہیں آئی تو کیا ہونا۔

۵) اگر ایک گھر میں ہزار آرسیاں رکھینگی ہور ایک چراغ روشن کریگی تو ہزار آرسیاں میں بی او ایکیچ دس آئے گا۔

۶) ایک ظاہر توں ہے ایک باطن توں ہے۔ تیری باطن میں جو ہے سو خدا ہے

۷) آسمان ہور زمین کا حاصل انسان کا وجود ہے

۸) اول توں ایسکوں ڈھنڈ۔ ایسکوں پائیگا تو خدا کون پائے گا

۹) اگر خدا کا عشق حاصل نہیں کیا تو انسان کا عشق تو بی حاصل کر کہ انسان کی عشق سی خدا کا عشق پایا جاتا ہے۔

۱۰) اتاں لوگاں میں مسلمانی رہی ہے۔ سو ہیرا کھانیچ میں رہی ہے

۱۱) اول کی زمانی کی کام اول کی لوگاں جانی او کام اس زمانی سوں تعلق نہیں دھرتا ہیں۔ تمیں اس زمانی میں ہیں اس زمانی کی بات کرو۔

۱۲) ایک ساعت بفراغ دل خدا سوں یاد کرنا تمام عمر کا حاصل ہے

۱۳) برائی کرے گا ہور بھلائی کی امید رکھیگا تو یو عقل نی بھوت دور ہے

۱۴) بھلا کئی تو کوئی ایکس کائوں لیتا بوراکئی تو چاروں طرف بھی مارا مار ہوتی۔

۱۵) برا کام کرنا ہر کسی ہوس آتا۔ دی بری ہوئی بغیر برا کام کیا نہیں جاتا۔

۱۶) بغل میں پونکڑا ہور شہر میں ڈھنڈورا۔

۱۷) پونکڑا اچھوں پیٹیچ میں ہے جو مونڈن کی منندی ہوتی

۱۸) پھول میں رس بھونرا پیتا ہے نہ کہ گل چڑی ہور کوا

۱۹) پیر مرشد کی بات بان مذاح ہے

۲۰) توں چرتے چرنے کا یار تجے نقیری کیا درکار

۲۱) توکل پر پرہیزواری گناہ بلائے ٹھر کے گوتے
۲۲) ترڑی پر تھولی
۲۳) ترک دنیا ادیسی کہتی ہیا کہ اس دنیا کی اس دعوات تی اس اسمات تی اس طامات تی اس کشف کرامات تی سب تی گذر۔
۲۴) تھوڑا کھانی ہیں، تھوڑا بینی ہیں اپنی عزت سوں اچھینی ہیں جھوٹ بڑا سواد ہے
۲۵) توں انسان ہے۔ آرائش جہان ہے۔
۲۶) جس کی نصیب اُس کی پاس۔ دہریاں کی فکر کا بھی کون کرتا
۲۷) جیوا گھر دیوا تو مسجد دیوا
۲۸) جو تجمیں ہیں تج پناجائےگا تو تجمیں خدا آئے گا
۲۹) جھوٹ بولنا ہور جھک مارنا برابر ہے
۳۰) جوہر کا قدر جوہری جانتا ہے نہ کہ پوٹ بیچیا منیار
۳۱) چھٹی غاری ہیں غوطی کھاتی۔ اسیتی دریا کان دیکھنی جاتی
۳۲) چاکری چہر نوابی حاضر
۳۳) حیات کیتی سوں خدا کی محبت ناؤں ہے نہ ہوا حرص کا ناؤں حیات ہے
۳۴) خدا کو دیکھنی منگتا ہے تو اپنی باطن ہیں دیکھ کہ تیری باطن ہیں وہ باطن ظاہر ہو جاویگا۔
۳۵) خلق جاہل ہے، خلق دنیا پر مائل ہے خلق نادان ہے، خلق تی ڈرنا
۳۶) خودی دور کرنی کا مفاہ یہ ہے۔ جکوئی بورائی کری تو اُسنی بورا نامانی
۳۷) دل عرش ہے۔ ولی یو عرش خدا کا خلوت خانا ہے
۳۸) دنیا کی کام کون ایک ہسا کھیل کرجان۔ ہوا تو ہوا نیں ہوا تو بلا گئی۔
۳۹) دانا او ہے جو اپنا عاقبت اندیشی جس کام ہیں اپنا عاقبت خیر ہے او کری
۴۰) دل خدا کا خلوت خانہ ہے۔
۴۱) خدائی دنیا اس خاطر پیدا کیا کہ آدمی اس دنیا کی لذت پاتا۔ خدا کوں سمجھنا خدا کوں یاد کرنا۔ شکر بجالانا۔
۴۲) ذات کی ذکر، صفات کی ذکر پناہ ہے۔

۴۳) راگ سن نا عاشق لوگاں کا عبادت ہے
۴۴) روٹی کا حظ روٹی کھانا سو جانتانہ کہ تغاری ہور توا
۴۵) سر کو درد اٹھیا تو پاواں کو دارو لاتی
۴۶) ساری خدائی کا کام یو دو جنی چلاتی ہیں، محمدؐ یا ابلیس
۴۷) سات آسمان، سات زمین، عرش، کرسی، لوح، قلم، مکان تا لامکان سب انسان کی دل میں ہے۔ تو خدا انسان کی دل میں سمایا ہے ہر انسان کا دل اس عالم ایک عالم ہے۔
۴۸) سوتا ہے سو مرتا ہے۔ اس عالم نہی در گزرتا ہے۔
۴۹) شریعت خدا ایک ہے کر جان

طریقت خدا سوں محبت شروع کرناں

حقیقت محبت سوں خدا کوں اپنڑناں

معرفت محبت سوں خدا میں گھل ملنا

۵۰) صفات کا ذکر، ذات کی ذکر کا سیر گاہ ہے
۵۱) عشق مجازی کمال کوں اپنڑی بغیر عشق حقیقی کمال کوں نیں اپنڑیا جاتا
۵۲) عاجزی تی عاشق توانائی کوں اپنڑتا ہے۔
۵۳) عدل میں کس کا ملا حظا درکار نیں
۵۴) غم نحسنت (نحوست) دھرتا ہے۔ جھوٹ پوری غاصبت دھرتا ہے
۵۵) فرشتیاں سوں شیطانی چالا پیراں سو مالید بکے چوری
۵۶) کھانا کھاولی دو نوالی کم کھا، دو نوالی زیاست۔ کھانی تی دو نوالی کم کھانا خوب ہے۔
۵۷) کپاس اجنو کھیت میں یو گھر میں سیل بُنتی
۵۸) کھانا کھانا بی ایک عبادت ہے اگر انسان اس کھانی کوں سمجھکر کھائی تو نیں تو کھانا اچھی لیائی۔ غفلت سوں بیٹھی غفلت سوں کھائی کیا حاصل ہوئیگا
۵۹) کھانا کھاتا ہے سو حیات پاتا ہے۔
۰) لا چھلٹے ہے الا اللہ مغز ہے۔ اللہ مغز ور مغز ہے۔ چھلٹی کوں دور

کئی بغیر کیوں اپنڑتی۔

۶۰) مال پر بھروسہ رکھنی تی خدا پر بھروسہ کرنا بہتر ہے کہ مال بھی خدا ہچ دیتا ہے
۶۱) مثلا چلیا ہے۔ ہم گدا تھی ہم شاہ۔ خدا خراب کری دا ول ملک کا کیا گناہ
۶۲) نادان کوں دانائی کی بات سمجھانا بڑا دکھ ہے۔
۶۳) نانی کے روٹیاں، چچا کی بیٹے ہور خالا کا گھر بھونا
۶۴) واصلاں کوں صاحب حاصلاں جانتی ہیں نہ کہ نادان ہور ناکر دگار۔
۶۵) ہور یو تن یک گور ہے کہ اسیں اپیکوں بائی ہیں۔ یو جانی گا تو دل میں خدا سوں مشغول ہو سکی گا۔
۶۶) یو دکھنی مثلا ہے۔ کدھیں سنیا نیں کہ جیوتی کی مو میں روٹی۔ موئی کے مو میں ماٹی
۶۷) یو خواب میں کا وجود بیداری کی وجود کا جیو ہے۔
۶۸) یو شیطاناں ہیں۔ رام کی رام کھانی کرینگی۔
۶۹) یو او مثلا ہوا۔ بغیر ڈال سیبونی۔ کوا کاک بوت کی چاکری وھرم کا دینا کس حساب میں مثار لینا۔ کھانیکوں گھر میں آئی ہور جیتی کونا پر گھر میں رہنی
۷۰) یو دل ایک دریا ہے۔ اس میں تہی عطا بورا ئی کچھ آتا ہے۔
۷۱) یوں پیر کوں مرشد کوں خدا سمجنی کی جاگا ہے اگر یاں نا سمجنگی تو خار ہوئیں گی
۷۲) خدا کی عاشق ہونا کچھ ہنسا کھیل نیں۔ خدا کا عاشق او ہو دی جیکوئی جیو تا مری۔ عشق میں آئی تو جیکیچ عشق کا قایدا قالون ہے سب بچا لینا۔ نیں تو عاشقاں کی محلس میں کیا خاطر آنا۔ کیا خاطر عاشق کو آنا۔ ظاہر ایک انسان پر عاشق ہوتی تو جو بست خوب نظر پڑتی ہے سو او سبی لیجا دینی کہ اپنی محبوب ہے۔ خدا کی عاشق ہوئی موئی کچھیں خدا کی خاطر کچھ دینی کچھ اتی۔ یوں کوں عاشقی ہے۔ یو خوب ہے۔ خدا کی جا باٹ لٹی کچھ دیتی ہیں او تمیں کیا دینگی او سب رکھیا۔ اتنا خدا کوں یاد کرتی ہیں ہور منگتی ہیں تو کیا خدا اس سی بھی گیا۔ جیوں ایک انسان انسان کوں انسان منگتا ہے۔ اتنا بھی خدا کوں منگ نیں سکتی کیا۔ اس باعث بہ

اس عقل پر اس فہم پر خدا کوں منگنی کا دعویٰ رکھتی ہیں ۔

جیوں ایک دیس ابراہیم خلیل اللہ بکریاں چراتے تھیں ہور یکا یک جبرئیل نے پکاری کہ اللہ ابراہیم خلیل اللہ بیہوش ہوئے جو ہوش میں آئے تو کہی رے بندۂ خدا کون ہے ۔ بہی ایک بار پکار کہ عجب ناؤں ہے سبحان اللہ ۔ جبریل کہی کہ اے ابراہیم اس بار سب بکریاں دیگا تو پکاروں گا ۔ کہی تمام بکریاں دیا پکار ۔ بہی جبریل اللہ پکاری بہی ابراہیم بیہوش ہوئی ۔ جو ہوش میں آئی تو کہی آہ مار کہ اے بندۂ خدا ہی پکار بہی جبریل کئی کہ ای ابراہیم تیری گھر میں جیکچ ہے سو سب دیگا تو اس بار اللہ کا ناؤں لوں گا ۔ بہی کئی دیا ۔ پکار ۔ جبریل بہی اللہ کر پکاری ۔ بہی ابراہیم بے ہوش ہوئی ۔ جو ہوش میں آئی تو بہی کئی کہ ای بندۂ خدا بہی پکار کہ بہی جیکچ منگنی سو دیونگا بہی جبریل کہی ابراہیم اتال جو دیگا تو پکاروں گا دیا کر کہیا ۔ جو جبریل کئی کہ ای ابراہیم میں جبریل ہوں خدا نجہی ہمت میں آزمانا تھا ۔

فارسی

۱) عجب نیست کہ سرگشتہ بود طالبِ دوست
عجب اینست کہ واصل و سرگردانست

---

۲) بیان دیدن حسن

۳) درباب سماع

۴) طالب را مطلوب

۵) اول خویش بعدہ درویش

۶) دربیان نیاز اول

عربی آیات و احادیث

۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲) کُلّ شئی محیط

۳) وحدہ لا شریک لہ

۴) اللہ اللہ سبحان اللہ قادر اللہ مصر وان اللہ

۵) کافر الکذاب لا اُمنّی

۶) اللھم نجوبنے زرد

۷) لا الہ الا اللہ

۸) انا (میں)

۹) انا اللہ (میں اللہ ہوں)

۱۰) یومنون بالغیب (لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں)

۱۱) انا الحق (میں خدا ہوں)

۱۲) ماتریٰ فی خلق الرحمٰن من تفاوت
(تو خدا کے بنانے میں کیا فرق دیکھتا ہے)

۱۳) لا الہ الّا اللہ الّا اللہ اللہ اللہ
(خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے خدا کے سوا اللہ اللہ

۱۴) الآن کما کان (اب ایسا ہی ہے جیسا تھا)

۱۵) کُن فیکون (ہو جا پس وہ ہو جاتا ہے)

۱۶) ختم اللہ علیٰ قلوبھم وعلیٰ سمعھم وعلیٰ ابصارھم
(اللہ نے ان کے دلوں پر اور کانوں پر مہر کر دی اور آنکھوں پر پردہ

۱۷) وما علی الرسول الّا البلاغ
(اور رسول کے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے

۱۸) کُلّ حزب بما لدیھم فرِحُون
(ہر گروہ جو اس کے پاس ہے اس پر خوش ہے)

۱۹) فاینما تولوا فثم وجہ اللہ قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد
(تم لوگ جس طرف بھی پھر جاؤ ادھر ہی اللہ کا چہرہ ہے (سورۃ اخلاص) آپ کہہ دیجئے وہ اللہ ہے وہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔

۲۰) قلوب المومنین عرش اللہ تعالیٰ
(مومنوں کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے)

۲۱) خلق آدم علیٰ صورتہ
(اللہ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا

۲۲) عرفت ربی بربی
(میں نے اپنے خدا کو اپنے لباس میں پہچانا)

۲۳) النادر کالمعدوم (نادر مثل معدوم کے ہوتا ہے)

۲۴) مفتاح الغیب لا یعلمھا الا ھو
(غیب کی کنجیوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا)

۲۵) اللہ قادر اللہ خالق اللہ رازق اللہ سمیع اللہ بصیر

۲۶) اذا تم الفقر فھو اللہ واذا تم العشق فھو اللہ
(جب فقر کامل ہو جاتا ہے تو اللہ سے وصال ہوتا ہے اور جب عشق تمام ہو جاتا ہے تو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

۲۷) آمنا صدقنا (ہم ایمان لائے اور ہم نے تصدیق کی)

۲۸) توبہ استغفر اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
(میں اللہ سے طلب مغفرت کرتا ہوں طاقت و قوت صرف اللہ برتر و بالا ہی کے ساتھ ہے)

۲۹) انا الخالق وانا الرازق وانا الباری وانا المصور فی الارحام
(عالم باطن) میں بنانے والا، میں رزق دینے والا اور میں پیدا

کرنے والا اور میں ماں کے رحم میں صورت دینے والا ہوں۔

۳۰) عرفت ربی بفسخ العزائم
(میں نے ارادوں کو فسخ ہو جانے سے اپنے رب کو پہچانا)

۳۱) الدنیا جیفۃ و طالبھا کلاب
(دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے)

۳۲) الکاسب حبیب اللہ
(کمانے والا اللہ کا پیارا ہوتا ہے)

۳۳) رایت ربی فی صورت عائشہؓ
(میں نے اپنے رب کو عائشہؓ کی صورت میں دیکھا)

۳۴) رایت ربی فی صورت امرد
(میں نے اپنے رب کو نوجوان کی شکل میں دیکھا)

۳۵) الطریق الی اللہ بعدد انفاس الخلائق
(اللہ کی طرف (پہنچنے کے) راستے لوگوں کی سانس کی تعداد کے برابر ہیں)

۳۶) وحدہ لا شریک لہ
(اللہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں)

۳۷) من اللہ المولٰی فللہ الکل

۳۸) اِنَّ اللہ یحبُّ بھم المعالی
(بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے بلندیوں کو پسند کرتا ہے)

فرہنگ

الف

لفظ	معنی
ابلوچ	مصری - قند
اُبھریا	اُبھرنا
اپٹنا	پھینکنا، پٹکنا
اتال	اب
اتت	بہت زیادہ
اُتت	اُس
اتنک	اب تک
اِتا	اتنا
اجنوں	ابھی تک - آج تک
اچھوں	ابھی
اچنا	رہنا
اچھنا	ہونا - رہنا
اُچاٹ	غم، پریشانی
اچپل	تیز، چنچل
اچھر	حرف، حرو
اُچیانا	اُٹھانا
ادھک	بہت
ادھر	ہونٹ، ادھورا
آرسی	آئینہ
اڑنا	رکاوٹ ڈالنا

الف

لفظ	معنی
النگ	پھلانگنا - پار کرنا
انگن	آنگن
امولک	بے بہا - نہایت قیمتی
انکھی	آنکھ
انگن	صحن - آنگن
انگے	آگے
انجھو	آنسو
اَن	غذا
انند	خوشی
اوساس	آہ
اولاسا	مسرت
اولالیاں	ولولہ، اُمنگ
ایکس	ایک
اتنیاں	اتنے
اتیا	اتنا
اوکل	بے موقع
اینبال	اب

ب

لفظ	معنی
باٹ	راستہ

بازرا	ہوا
باس	بو
باگ	شیر
بائو	ریت
باؤ	جلد
بنتیاں	باتیں
بیرہا	ہجر
بسوار	مسالا
بتا	رہنا
بسلا	بٹھا
بینت	چیز
بیگیب	جلدی
بند	قید
باؤبارا	تیز ہوا
باولا	دیوانہ
باوٹا	نشان
باؤ	ہوا
بھار	بوجھ - بار
بھائے	ڈالے - پسند آئے
بھیبا	خوف
بہوت	بہت
بھانڈا	گھڑا
بھائی	پسند
بھین	بہن
بھاونا	خواہش - پسند

بہمن	برہمن
بھونڈو	پیارا، دلفریب
بھاوے	پسند آئے

پ

پاٹ	تخت، پٹ
پاچ	زمرد
پاڑے	ڈالے
پتیانا	بھروسہ کرنا
پدمن	پدمنی - خوبصورت
پگ	پاؤں
پچھیں	پیچھے
پونکرڑا	لڑکا
پچے	پیچھے
پیم	محبت

ت

تروار	تلوار
تگ	تک، جب تک
تل	لمحہ، پل، ذرا
تلار	نیچے - تلے
تل اوپر ہونا	تلپٹ ہونا
توں	تو
تھولی	گیہوں کی بنی ہوئی میٹھی غذا
تے	سے

تے	سے

ٹ

ٹھار	جگہ۔ مقام
ٹھارنا	رکھنا
ٹھک ہا ہونا	ششدر ہو رہنا
ٹھانوں	جگہ، مقام
ٹونیاں	جادو

ث

ثابت ہو آنا	ثابت قدم رہنا

ج

جریدہ	اکیلا
جس	بڑائی۔ عظمت
جگ	دنیا
جنا	آدمی۔ شخص
جناور	جانور
جو	جب
جوتسی	جوتشی
جو لگوں	جب تک
جو لگن	جب تک
جُونا	تلاش کرنا۔ قدیم
جھال	گرمی، حدت
تجھڑتے	گرتے، ختم ہوتے
جحل	حسد۔ رشک
جہل	جہالت
جے	جو
جیب	زبان

چ

چارا	علاج
چالے	گن۔ عادت
چالیاں	عادت، گنوں سے
چتر	چالاک
چڑ بھڑنا	مضطرب ہونا، تڑپنا
چکلنا	بھینچنا
چلبل	چنچل
چلتاں	خصلت، عادت
چمٹی	چیونٹی
چند	چاند
چندنی	چاندنی
چنیت	فکر
چھب	حسن، ناز و انداز
چھلنا	چھلکا
چھند	مکر و فریب، ناز و انداز
چوکیا	غلطی کرنا

ح

حرص کوں ڈالا کر	حرص کو نذر کر کے

حد چکلنا	حد پار کرنا
حکم دھرنا	حکم چلانا

خ

خاصے	خاص
خاصیاں	خاص لوگ
خصالت	خصلت
خلاصا	مدعا، مطلب
خیال بچھرانا	خیال کرنا۔ خیال دوڑانا

د

داٹنا	دبانا۔ مغلوب کرنا
دسنا	نظر آنا
درسن	درشن، ملاقات
دروں	اندرون۔ دل
دُدل	دُلدُل
دُگدگاٹے	وسوسہ۔ دغدغہ
دُند	دشمنی
دوجا	دوسرا
دوتن	رقیب
دھندلاٹ	جستجو
دھرنا	رکھنا
دلیں	دن
دلیوا	دیا، چراغ
دیونہار	دینے والا

ڈ

ڈونگا	گہرا
ڈونگر	پہاڑ
ڈوسا	بوڑھا
ڈھگار	ڈھیر

ذ

ذرہ	ذرا
ذری	ذرا
ذکر لانا	رٹ لگانا، مسلسل یاد کرنا

ر

راس	ڈھیر
رتج	ذوق، لطف
رول	رواں
ربیب	شک
ربیج	خواہش، ولولہ
ریجھ	خواہش
ریس	غصہ، جذبہ

ز

زخام	زکام
زیابست	زیادہ

س

ست	نیکی، ایمان
ساج	سندگار، سازوسامان
ساچا	سچا

سٹ	چھوڑ ، پھینک
سٹے	پھینکے ، چھوڑے
سانڈی	دیوانہ
سپنے	خواب
سارکے	جیسے
سجن	معشوق
سُدپانا	خبرپانا
سریا	ختم ہونا
سکی	سہیلی ، دوست
سُکی	شکوہ
سِکیاں	سیکھی
سنگات	ساتھ
سنپڑیا	پکڑ آگیا
سورنج	سورج
سوسے گا	برداشت کریگا
سواد	لطف
سوں	سے
سہی	صحیح
سیس	سر
سیو	سیوک ، غلام
سیویاں	سوئیاں

ش

شاب	شہاب
شانا	سمجانا ، سمجھنا
شبی	شبیہ ، تصویر
شرم رکھنا	لاج رکھنا
شہانی	شاہانہ

ص

صباح	صبح
صباں	کل
صورتی عشق	جسمانی عشق

ض

ضبط میں لانا	قابو میں لانا اختیار میں لانا
ضرورکوں	مجبوری سے ، ضرورتاً
ضمان	ضامن

ط

طلب دھرنا	طلب کرنا
طوفان مارنا	طوفان اٹھنا

ع

عاروس	عروس
عاقلی	عقلمندی ، دانشمندی

غ

غاشا	غاشیہ کا کپڑا زین کے نیچے
غمزے رچنا	غمزے کرنا

غلبلا	شور

ف

فام	فہم، سمجھ
فامنا	سمجھنا
فر	شائستگی، سلیقہ
فرق پکڑنا	امتیاز کرنا

ق

قبول پڑنا	مقبول ہونا، قبول ہونا
قضا گھڑنا	اتفاق ہونا

ک

کاج	کام، تقریب
کاڑے	کالے
کارا	کالا
کاڑی	نکالی
کال	کہاں
کانجی	ایک قسم کا کھٹا پانی جس میں رائی زیرہ وغیرہ ڈالکر تیار کرتے ہیں
کپٹ	بغض
کچاٹ	جھگڑا
کچھ	کچھے
کچھوانا	پہلو تہی کرنا
کاچی	کچی

کتنا	کہنا
کاکلوت	حرص، لالچ، خواہش
کس	کسوٹی
کشن	کرشن
کشنا	کرشنا
کجل	کالا
کاسف	تفل
کلکلاٹ لگنا	آگ لگنا، کوسنا
کلاونت	پرکار
کنت	شوہر، محبوب، پیارا
کنٹھ	گردن
کنتل	بال، زلف
کوڑکپٹ	بغض
کوٹ	قلعہ
کولک	کب تک
کو	کر، کے، کب، کہو
کوے	گیدڑ، چالاک

کھص	لمبق
کئی	کہی
کتوں	کہوں
کیں	کہیں
کسی	کیوں، کیا
کیتنا	کتنا
کیلی	کنجی

کبنی	کتنی

گ

گت	حالت
گاروڑی	سپیرا، مداری
گارڑوڑی	مداری، سپیرا
گابھ	گابھ، حمل
گڑ دینا	بوسہ دینا
گانڈا	گنا
گرتی	باعصمت
گمت	مزہ، خوشی
گندکر	سوچ کر
گوپنی	گوپی
گھٹ	مضبوط
گھر گھٹ	گرگٹ
گھالا	آفت
گیان	علم

ل

لاجنا	شرمانا
لٹ کنڈی	حلقہ زلف
لکھا	لیکھا، نوشتہ
لکھن	قسمت، نشان
لون	نمک، نون
لھوا	تلوار

لئی	بہت
لیاوے	لائے

م

مابا	بھید، راز، محبت
ماتا	مست
مشارا	مشاہرہ، تنخواہ
ملاذا	لحاظ، خیال
مننگ	ہاتھی
مدنایک	سردار
منم	غرور
منے	بیں، اندر
موکی	گونگی
موکلا	کھلا۔ آزاد
مول	منہ
مہتر	سردار، حضرت
مہاڑی	محل
میانے	بیں، درمیان
میگڈمبر	ہاتھی
مینچہ	بند

ن

نار	عورت
نایک	عاشق، چاہنے والا
ناسکا	ناک

ناؤں	نام
نادرمن	نادر دماغ
نبڑ	نزدیک
نچیت	بے فکر
نکو	نہ، نہیں، مت
نکھ	ناخن
نفر	آدمی، غلام، نوکر
نوکھن	نو آسماں
نوئی	نئی
نوے	جھکائے
نٹھاٹیا	دوڑا، بھاگا
نکھناں	چھوٹا
نیب	نیم
نیں	نہیں

و

وار	طرح، مانند
واز	بیزار
وجود	بساط، حیثیت
وو	وہ
وھام	وہم، خیال
وتیاگ	مصیبت
وبچہ	وہی

ھ

ہات سٹنا	ہاتھ ڈالنا
ہب	اب
ہت	ہاتھ
ہٹکنا	ٹوکنا، روکنا
ہلگنا	پھنسنا
ہلنا	مانوس ہو جانا۔
	گھل مل جانا
ہنونت	ہنومان
ہنوار	ہموار
ہور	اور
ہوڑ	جاہل، احمق
ہوسی	ہوتی
ہبڑا	گوشت

ی

یتا	اتنا
یکادے	ایک آدھ
یکھادی	ایک آدھ
یکس	ایک

صفدری پریس اشوکا روڈ میسور